مقالات حکمت

جلد بست و ہشتم ۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

مکشوفاتِ منازلِ احسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمتِ دارُالاحسانؒ

لِلتَّقسِیمِ وَالتَّوزِیعِ فِی سَبِیلِ اللہِ

لانتفاعِ و النفع

لِجمیعِ اُمّتِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آمین

مؤلف : ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النّجاف الصّحاف لمقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

یا حیّ　یا قیّوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا محمد حبیبک النبی الامی
وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی
لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

جلد بست و ہشتم ۲۸

طبع ——— اوّل

مطبع ——— نثار آرٹ پریس پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور

طابع ——— المستفیض دار الاحسان، فیصل آباد

مقام اشاعت

المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین ◎ دارُالاِحسان

المستفیض دارُالاحسان چک ۲۴۲ ر۔ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان
فون نمبر: ۶۷۹۹۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحَانَ الخَالِقِ البَارِیٔ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ

سُبحَانَ الخَالِقِ البَارِیٔ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ

کتاب العمل بالسُنۃ جلد چہارم صفحہ ۱۶۴

کتاب النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته وبعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

الحمد لله الذی جعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون ○ هذا کتاب من محمد رسول الله صلی الله
علیه وسلم النبی الامی المکی المدنی التهامی الحجازی الابطحی صاحب القضیب والناقة والتاج والکرامة صاحب شهادة
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الی متصرف الدار والدیار والزوار والعمار الا طارقا یطرق بخیر ○
اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعة فان یکن طارقا مولیا او مؤذیا او خدعنا حقا او باطلا او مؤذیا او مقتحما
فاترکوا حملة القرآن وانطلقوا الی عبدة الاوثان یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ○ بسم الله الرحمن
الرحیم ○ باسم الله وبالله ولا غالب الا الله ولا احد مثل الله ولا شیء سوی الله وبسم الله استفتح وعلی الله اتوکل
حامل کتابی هذا فی امان الله وفی حفظه وفی کنفه وفی ستره این ما کان وحیث ما توجه لا تقربوه ولا تفزعوه ولا
تضاروه قائما وقاعدا ونائما ولا فی الاکل والشرب ولا فی اللیل والنهار ولا فی یوم ولا فی نهار ولا فی بر و
لا فی بحر وکلما سمعتم صوت حامل کتابی بالف لا حول ولا قوة الا بالله فادبروا عنه بلا اله الا الله محمد رسول
الله ۔ بالله الذی هو غالب علی کل شیء وهو اعلی من کل شیء وهو علی کل شیء قدیر ۔ وبمحمد رسول الله النبی
الامی المبعوث الی الثقلین ○ اللهم احفظ حامل کتابی هذا ۔ بل من علق علیه هذه الاسماء بالاسم الذی هو مکتوب
علی سرادقات العرش انه لا اله الا الله محمد رسول الله هو الغالب الذی لا یغلبه شیء ولا ینجو منه هارب ۔ فاعیذه
بالحی الذی لا یموت وبالعین التی لا تنام والعرش الذی لا یتحرک والکرسی الذی لا یزول وبالاسم الذی هو مکتوب فی
اللوح المحفوظ وبالاسم الذی هو مکتوب فی القرآن العظیم وبالاسم الذی حمل به عرش بلقیس الی سلیمان ابن داود علیه
السلام قبل ان یرتد الیه طرفه وبالاسم الذی نزل به جبرائیل علی النبی صلی الله علیه وسلم فی یوم الاثنین وبالاسم الذی
هو مکتوب فی قلب الشمس واعیذه بالاسم الذی سار به السحاب الثقال ویسبح الرعد بحمده والملئکة من خیفته و
بالاسم الذی تجلی به الرب عز وجل لموسی ابن عمران فخر موسی صعقا ۔ وبالاسم الذی کتب به علی ورق الزیتون
والقی فی النار فلم یحترق ۔ وبالاسم الذی مشی به الخضر علیه السلام علی الماء فلم یبتل قدماه ۔ وبالاسم الذی
نطق به عیسی وهو ابن مریم فی المهد صبیا وابرء الاکمه والابرص باذن الله واحیی الموتی باذن الله وبالاسم الذی
نجی به یوسف من الجب وبالاسم الذی نجا به ابراهیم علیه السلام من نار نمرود حین القی فی النار وبالاسم الذی نجا به
یونس من بطن الحوت وبالاسم الذی فلق به البحر لموسی ابن عمران وجعل کل فرق کالطود العظیم واعیذه بتسع
آیات التی نزلت علی موسی ابن عمران بطور سینا ۔ واعیذه من کل عین ناظرة وکل اذن سامعة والسن ناطقة وایدٍ
باطشة وقلوب واعیة فی صدور خاویة وانفس کافرة ومن کل من یعمل عمل السوء ومن سوء شر التوابع والسحرة و
من فی الجبال والارض والخراب والعمران وساکن الآجام وساکن البحار وساکن ضیق الظلم واعیذه من شر الشیاطین
وجنودهم ومن شر کل غول وغولة وساحر وساحرة وساکن وساکنة وتابع وتابعة ومن شرهم وشر آبائهم
وامهاتهم وابنائهم وبناتهم واخوانهم وعماتهم وخالاتهم وقرابتهم ومن شر الموارد والمحرة والطیارات ومن شر
ساکن الجبال والتراب والعمران والریاض والخراب ومن شر من فی البر والبحر والجبال ومن یسکن فی الظلمات ومن
شر من یسکن فی العیون ومن یمشی فی الاسواق ویکون مع الدواب والمواشی والوحوش ویسترق السمع ومن اذا قیل
لا اله الا الله یذوب کما یذوب الرصاص والحدید علی النار ومن شر ما یکون فی الارحام والآجام والآطام ومن شر ما
یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس واعیذه من الخطر والنظر والکبر هیا شرا هیا مهلا ۔ الله هو اجل واعز واقدر من
الجنة والناس واعیذه من کل عین باغیة واذن سامعة ومن شر الداخل والخارج ومن شر عفاریت الجن والانس ومن شر
کل ذی شر ومن شر کل غاد ورائح ومن شر ساکن الریاح من عجمی وفصیح ونائم ویقظان واعیذه من شر من تنظر الیه الابصار
وتضم الیه القلوب ومن شر ساکن الارض وساکن الزوایا ومن شر من یصنع الخطیئة ویولع بها ومن شر ما تنظر الیه الابصار
واعیذه من شر ابلیس وجنوده ومن شر الشیاطین ○

یہ مقدس مکتوب پیرس (فرانس) کے شاہی عجائب گھر سے دستیاب ہوا

پاکستان میں اسکی پہلی بار اشاعت کا شرف دارالاحسان کو نصیب ہوا

الانتساب

إلیٰ

حضرة الاقدس حبیب اللّٰہ و محبوب حبیب
رب العلمین (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) قائم اللّیل و النّھار
صائم الدھر العابد الزاھد محبّ الإسلام والمسلمین،
المقبول عند المقرّبین العارف الرّبّانی وصابر الولی الحقّانی،
سیّدنا و مولٰینا وابینا ومخدومنا ومطاعنا وھادینا و صاحب
ارشادنا السیّد المخدوم (لکلّ الدّیار)

حضرة

علاء الدین علی احمد صابر

الکلیری

رضی اللّٰہ عنہ وادام اللّٰہ تعالیٰ برکاتہ وامد اللّٰہ فیوضہ إلی یوم الدّین

یاحیّ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یاقیوم
اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیٰ سیّدنا ومولنا وحبیبنا محمّدن النّبیّ الاُمّی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لّک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الّذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ یاحیّ یاقیوم

۱۲۳۱۴

عنایت وہ ہوتی ہے

جو غیر مشروط ہو

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۱۵

تن کی غلاظت پانی سے صاف ہوتی ہے
اور من کی غلاظت توبہ سے ماشاءاللہ!

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۱۶

قرآنِ عظیم کا اعزاز .... قائم الدائم تلاوت

دن ہو یا رات

نہ رُکے

نہ تھکے

کوئی بھی مصروفیت مُخِل نہ ہو۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیمْ

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرۃ: ۲۳ تا ۲۴)

اور اگر تم اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی ہے، کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا، جو تمہارے مددگار ہوں، ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ

بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ اِلَّآ

اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(سورۃ صٓ　آیت ۷۱ تا ۷۴)

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے

کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔ جب

اسکو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک

دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا تو تمام فرشتوں

نے سجدہ کیا مگر شیطان۔ اکڑ بیٹھا اور کافروں میں

ہو گیا۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى

اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (سورۃ الزمر: ۵۳)

(اے پیغمبرؐ ! میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے
میرے بندو ! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی
کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اللہ
تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو
بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (سورۃ حم السجدہ: ۳۰)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ
(اس پر) قائم رہے، اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں
گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی،
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، خوشی مناؤ۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ
قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ (سورۃ الرعد : ۳)

اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس (کی تاثیر) سے
پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے
کلام کر سکتے (تو یہی قرآن ان اوصاف سے متّصف
ہوتا مگر) بات یہ ہے کہ سب باتیں اللہ کے
اختیار میں ہیں۔

۱۲۳۱۷

حضرت زہد الانبیاء فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے شمسؒ (الارض) کو صابر صاحبؒ کی
خدمت کے لیے مامور فرما کر رخصت کیا۔ طویل سفر تھا

چلتے چلتے کلیر شریف پہنچے - حاضری کی سعادت نصیب ہوئی - قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی - بار بار فرماتے: "اور پڑھو - اور پڑھو"، معذرت کی : میں تھکا ماندہ آیا ہوں، ذرا سستانے دیں - اُس دور میں ریل موٹر نہ تھی، پیدل چل کر ہی سفر کرتے - جذب کی ایک سُنت ادا ہوئی - یا حی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيمِ

۱۲۳۱۸

یہی صابری طریقت کا دستور ہے - سلاطین جب سلامی کے لیے حاضر ہوتے، یہیں کے ہو کر رہ جاتے پھر کبھی واپس نہ لوٹتے - یہی ان کی پہچان تھی - ہر قسم کی رفاقت سے فارغ ہو کر دھُونی رماد یتے

جب ترس پہ آتے ، دلجوئی کی حد مکا دیتے ۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۱۹

ایک طویل عمر دن کو گھنے سایہ دار درخت تلے
اور رات کو حسبِ معمول پروانہ وار جلا۔ کوئی شک نہیں

جو کچھ بھی ہُوا ، اُن کی مرضی سے ہُوا۔
اس میں بھی کوئی شک نہیں ۔
دن رات برابر !

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۰

کوشش اللہ کو پسند ہے۔ کوشش کر اور کیے جا! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۱

ایک بار دیکھنا فرض ہے، بار بار دیکھنا مستحسن۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۲

اے، بتا تو سہی، تُو نے کیا دیکھا؟

آپ ہی کو دیکھا! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۳

میرے والدؒ بچپن میں ایسی کہانیاں سناتے۔ اکثر شتر سوار کے حوالے سے منسوب کرتے

تحریر نواب افتخار احمد خاں عدنی (کراچی) خلف الرشید نواب محمدؐ اسماعیل خاں میرٹھی:

مولانا محمدؐ قاسم نانوتویؒ نے جب دیوبند میں اپنے دینی دارالعلوم کی بنیاد ڈالی تو انہوں نے غیر شرعی رسم و رواج کی سختی سے مخالفت کی۔ اپنے حلقہء اثر میں سے وہ کسی کو عُرس میں شرکت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ان کا ایک حجّام، جو اُن سے بہت عقیدت رکھتا تھا، کلیر شریف کے عرس میں شرکت کا متمنی ہوا۔ اُنہوں نے اُسے سمجھا بجھا کے اُس

ارادے سے باز رکھا۔ دوسرے سال پھر اُس نے
اجازت چاہی۔ انہوں نے پھر روک دیا۔ تیسرے سال
اس کے اشتیاق پر وہ اجازت دینے پر مجبور ہو گئے
جب وہ روانہ ہوا تو انہوں نے اسے ایک لفافہ دیا اور
ہدایت کی کہ عرس کے اختتام کے دوسرے دن
مزار مُبارک کے شمال کی طرف نکل جانا۔ وہاں کچھ
دُور ایک گھنے جنگل میں درخت کے نیچے تمہیں
ایک بزرگ نظر آئیں گے۔ یہ خط ان کی خدمت میں
پیش کر دینا۔ چنانچہ عرس کے بعد اُس نے ایسا
ہی کیا۔ وہ بزرگ خط پڑھ کر مسکرائے اور انہوں نے
اسی خط پر ایک مختصر سی عبارت لکھ کر اسے واپس
دے دیا۔ وہ خط پڑھ کر مولانا نانوتوی بہت مسکرائے
یہ سب کچھ دیکھ کر حجام کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ یہ ماجرا

کیا ہے؟ آپ کے خط کو پڑھ کر وہ مُسکرائے اور ان کی تحریر پر آپ مسکرائے۔ یہ سن کر مولانا نانوتوی نے جواب دیا کہ تُم نے جس بُزرگ کو خط پیش کیا تھا، وہ خود صابر صاحب تھے۔ میں نے انہیں لکھا تھا کہ آپ جیسے عالی مرتبت بزرگ کے عرس پر اتنی بڑی تعداد میں جمع ہو کر لوگ ایسی غیر شرعی حرکتیں کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تُم اپنے محلے کے حجّام کو یہاں عُرس پہ آنے سے نہ روک سکے تو مجُھ سے کیوں توقع کرتے ہو کہ میں سارے ملک کی مخلوق پر یہاں کے دروازے بند کر دوں گا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۴

میرے والدِ محترم کا انتقال ہوا: اِنّا لِلّٰہِ واِنّا اِلَیہِ راجعُون

والد مرحوم کی دستار اور قمیض پہن کر صابر صاحب[1]

حاضر ہوا۔ ایک پُر کیف منظر تھا۔ نیم شب حاضری دی

اور عرض کی!

دلجوئی فرمائیں۔ میرے ابّو مجھے اپنا "منہ بولا بیٹا"

بنالیں اور بس۔

جو کچھ بھی ہوا اور ہوگا، اللہ ہی کیطرف سے

ہوگا!

سجناں دی وَجّے ڈھولکی

اُتے ناںواں مِتراںؔ دا بولے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

[1] پیارے دوست

۱۲۳۲۵

حال کا کلام زندہ رہتا ہے،
حوادثِ دہر اسے مٹا نہیں سکتے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ
نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝ (النحل : ۴۰)

جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو
ہماری بات یہی ہے کہ اسکو کہہ دیتے ہیں
کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے۔

وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ
بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ (الحج : ۶۰)

اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے
جتنی اس کو دی گئی پھر اس شخص پر زیادتی
کی جائے تو اللہ اسکی مدد کرے گا
بیشک اللہ معاف کرنے والا (اور)
بخشنے والا ہے !

۱۲۳۲۶

غیر اللہ، اہل اللہ کی صف میں شمار نہیں ہوتے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۱۲۳۲۷

پیر ہو یا فقیر، خانقاہی نظام کا متحمل نہیں ہوتا۔ اِلّا باذنِ اللّٰہ !

خانقاہی نظام ــــ فقر کا فخر

یا حی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۱۲۳۲۸

ہمارا انتخاب چُنے ہوئے بندوں
کیطرح ہوتا ہے، بچوں کی طرح نہیں

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۲۹

چُنے ہُوئے بندوں کی کوئی بھی بات
ناپسند نہیں ہوتی۔ عام فہم۔ افراط و تفریط
سے مبرّا۔
یہی دین کی تبلیغ ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰى ۝ (النجم: ۳۹)
اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے
جس کی وہ کوشش کرتا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
(العنکبوت: ۶۹)
اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی، ہم
ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے
اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے!

❁

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(الواقعۃ : ۸۵ تا ۸۷)

اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ
نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے
پس اگر تمہارے بس میں ہے تو اگر سچے ہو
تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے ؟

❁

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (الاحزاب : ۷۲)

ہم نے (بارِ) امانت آسمانوں اور زمین پرپیش کیا تو انہوں نے اسکو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسکو اٹھالیا۔ بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

❀

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ (الم نشرح : ۵ تا ۶)

ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے !

۱۲۳۳

جب بھی کسی مشکل میں اللہ کو پکارا، مشکل حل ہوئی۔ یاحلّ المشکلات ! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

وَلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ

(الشوریٰ: ۸)

لیکن وہ جسکو چاہتا ہے، اپنی رحمت میں
داخل کر لیتا ہے۔

وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾

(الشوریٰ: ۱۳)

اور جو اس کی طرف رجوع کرلے، وہ اُسے
اپنی طرف راستہ دکھا دیتا ہے

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ

دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ٥ (حٰمٓ السجدہ : ۵۱)

اور جب ہم انسان پر کرم کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر کر چل دیتا ہے اور جب اسکو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

۱۲۳۳۱

کوئی کوئی نیکی ایسی ہوتی ہے جو بندے کے سب گناہوں کو دھو دیتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۱۲۳۳۲

آزمائش، زندگی کی ایک منزل ہے
اور ہر حال میں صبر کرنا اللہ کی عنایت ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۱۲۳۳۳

مبالغہ مت کر، حقیقت مطلوب ہے
مبالغہ میں رنگ بدل جاتا ہے!

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

❋

وَ جَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّ عَدْوًا ؕ حَتّٰٓی

اِذَآ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ
وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝ آٰلۡئٰنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ
قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝ فَالۡيَوۡمَ
نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ
اٰيَةً ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ
عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ۝ (یونس : ۹۰ تا ۹۲)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدّی سے اس کا تعاقب کیا۔ یہاںتک کہ اس کو غرق (کے عذاب) نے آپکڑا تو کہنے لگا میں ایمان لایا کہ جس (اللہ) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اُس کے سِوا

کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

جواب ملا کہ اب (ایمان لاتا ہے؟) حالانکہ تو پہلے

نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا۔ تو آج ہم تیرے

بدن کو (دریا سے) نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے

لیے عبرت ہو اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے

بے خبر ہیں۔

۱۲۳۴

میری ماںؒ نے مجھکو بتایا:

جلال آباد (مشہور قصبہ ضلع فیروزپور) میں ایک

اللہ کا بندہ جتنا آٹا مانگ کر لاتا، بیوگان

میں تقسیم کر دیتا۔ ایک چودھری نے کہا ہٹا کٹا

ہے، کمائی کیوں نہیں کرتا؟

فقیر صاحب نے یہ سُن کر آٹا وہیں ڈھیر کر دیا۔ اب وہ جو آٹا مانگ کر لاتا، چودھری کے گھر پھینک دیتا۔ پھر بڑے بڑے اُسے منانے کے لیے آئے، نہ مانا۔ اور ٹک چودھری کا خانہ خراب ہو گیا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

❀

وَاَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۝ (طٰہٰ : ۱۳)

اور میں نے تم کو (اپنے کام کے لیے) انتخاب کر لیا ہے تو جو حکم دیا جائے سنو۔

❀

۱۲۳۳۵

تذکرہ شہزادۂ بلخ بخارا
المعروف حاجی ملنگ بلخی باباؒ

میں کلیر شریف میں چار سال اُن کی خدمت میں رہا۔ مجھ سے بے حد محبت فرماتے، میں بھی بے حد مانوس تھا۔ اُن ایّام کے کئی انمٹ نقوش ذہن میں تازہ ہیں۔

و۔ اکثر فرماتے : صاحب! چائے تیار ہے

و۔ تکیۂ کلام تھا : اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے

و۔ صابر صاحبؒ حاضری کے دوران راستے میں اُن کی بابت جو خیالات ذہن میں آتے، ملتے ہی فرماتے :

تم ابھی بچے ہو، میری بابت کچھ مت سوچا کرو

و۔ ایک دن وہاں موجود نہ تھے۔ اگلے دن ملے تو فرمایا۔ میں کل اپنی امّی کو ملنے لال مسیت لُدھیانہ گیا تھا۔

یہ سُن کر مجھے اشتیاق ہوا اور میں بھی چھُٹی لے کر اُن کی والدہ کی زیارت کے لیے لال مسیت پہنچ گیا۔ دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر عورت بڑی تمکنت سے بیٹھی ہوئی ہے، ارد گرد لوٹے بکھرے پڑے ہیں۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواباً مُسکرا کر سلام کہا۔

یقیناً شاہِ ولایت ہوں گی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۱۲۳۳۶

مفت فیض کی قدر نہیں ہوتی ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۳۷

قال پہ استقامت ....حال کا مظہر

جس نے بھی پایا

حال ہی میں پایا

حال کا کوئی منکر نہیں !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۳۸

یہ عنایت ربّانی ہے،
کھایا کر۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم　فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۳۹

فضیلت وہ ہے جس کا مخالف بھی
اعتراف کرے۔　یا حیّ یا قیوم

❀

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْٓا
اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ　(سورۃ المائدہ : ایت ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور
اس کا قرب حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش
کرتے رہو!

۱۲۳۴۰

نبوّت کی پہچان : محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۱۲۳۴۱

قابلِ ذکر تذکرہ، بندوں کا اپنا تذکرہ

ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

۱۲۳۴۲

سمندر کا کنارہ نہیں ہوتا

جدھر چاہے، نکل جا

کبھی دلدل، کبھی بیلا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ
لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ (البقرہ: ۲۶۱ تا ۲۶۲)

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
ہیں اُن (کے مال) کی مثال اُس دانے
کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر
ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے

مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش
والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنا مال
اللہ کے راستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے
بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں
اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ
ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور
(قیامت کے روز) نہ انکو کچھ خوف ہوگا اور نہ
وہ غمگین ہوں گے۔

❁

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرہ : ۲۷۳ تا ۲۷۴)

(اور ہاں جو تم خرچ کرو گے تو) ان حاجت مندوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں رُکے بیٹھے ہیں اور مُلک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص انکو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے انکو پہچان لو (کہ حاجت مند ہیں اور شرم کے سبب) لوگوں سے (منہ پھوڑ کر اور) لپیٹ کر نہیں مانگ سکتے اور تم جو مال

خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ اللہ اسکو جانتا ہے۔ جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

❀

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے (یعنی اس کا ثواب جہاد اور حج کے برابر ہے) راوی کا بیان ہے کہ میرا

خیال ہے کہ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا
بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اُس شب بیدار
شخص کی مانند ہے جو عبادت اور شب بیداری
میں سُستی نہیں کرتا اور اُس روزہ دار کی مانند ہے
جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا۔ (یعنی صائم الدہر
کی مانند) بخاری ومسلم / مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ شمار ۴۷۰۷

❁

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا

(البقرہ : ۲۸۶)

اور اللہ کسی شخص کو اُسکی طاقت سے
زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

۱۲۳۴۳

یہ بزازی ہے

جو پسند کرو، لے لو

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۲۳۴۴

عام تبلیغ الاسلام

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا

اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۴ تا ۳۵)

اور بھلائی اور بُرائی برابر نہیں ہو سکتی

تو (سخت کلامی) کا ایسے طریق سے جواب دو

جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے)

کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی، گویا وہ تمہارا

گرم جوش دوست ہے اور یہ بات انہی

لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت

کرنے والے ہوں اور انہی کو نصیب ہوتی

ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں۔

۱۲۳۴۵

قرآنِ عظیم کا قاری

بپناہ گزین

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العظیم

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ○

(القمر آیت: ۵۰)

اور ہمارا حکم تو آنکھ جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے

۱۲۳۴۶

حضرت یعقوب علیہ السّلام جانی جان تھے،
کوئی شک نہیں، لیکن پھر بھی
افشا نہ کیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فالله خیر الرازقین
واللهُ ذُو الفَضلِ العظِیم

قُلْ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ
هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ (المومنون : ۸۸)

کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون
ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے
اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کوئی
پناہ نہیں دے سکتا!

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى

عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَاۨ ۙ

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ (الفرقان : ۱تا۲)

وہ (اللہ عزوجل) بہت ہی با برکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہلِ عالم کو ہدایت کرے وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا، جسکی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔

اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ
صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (العنکبوت : ۱۰)

کیا جو اہلِ عالم کے سینوں میں ہے
اللہ اس سے واقف نہیں ؟

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ
يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ (لقمان : ۱۳)

اور اس وقت کو یاد کرو جب لقمان نے اپنے
بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا اللہ
کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک تو بڑا
(بھاری) ظلم ہے !

۱۲۳۴۷

تُو نے اپنے اَبُوؔ کو دیکھا ہے؟
دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتے،
نام سُنا ہے۔ کافی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۴۸

حجاب پردے سے افضل ہوتا ہے
اور تمام کام حجاب ہی کے
پَردوں میں مَستُور ہوتے ہیں!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۴۹

خودی کا کلام : کُن فَیَکُوْن

بے خودی ——— خودی کی نانی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۵۰

خودی جب بے خود ہوئی
اسرار و رموز کی واقف بنی
کسی اور طرح ہو سکتی ہی نہیں
یہ محض فلسفہ نہیں، حقیقت ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اَللّٰہ جلّ جلالہٗ ۶۶

نام لیو جس اچھر کا کریو چو گنتا
دو ملایو پنج گن کریو بیس سے دیواڑا
جو بچے سو چھ گن کریو اس میں چھ دیو ملا
اس سے معنے توحید کے نانک جھٹ پٹ سمجھ جا۔

یہ اشلوک گورو بابا نانک کا ہے جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ہر چیز میں موجود ہونا ظاہر کیا ہے (کسی بھی لفظ کے اعداد کو بحساب اعدادی جمع کر کے اشلوک میں بتایا گیا حسابی عمل کرنے سے ۶۶ کا عدد حاصل ہوتا ہے جو اسم اللّٰہ کا عدد ہے)

سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۹۲

نام لیو جس اچھر کا کریو چوگنت
دو ملایئو پنج گن کریو بیس سے دیو اُڑا
جو بچے سو نو گن کریو اس میں دو دیو ملا
بہ معنے لولاک لما کے نانک دیئے بتلا

ہے ذاتِ محمدؐ حاضر ناظر ہر شے میں ہر جا

بابا گورو نانک کے اس اشلوک میں لولاک لما خلقت الافلاک کی تشریح ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ حضورِ اقدسؐ کی ذات عالم کائنات کی ہستی کا سبب ہے اور ہر شئے اور ہر جگہ آپ ہی جلوہ فرما ہیں۔

اشلوک گورو بابا نانک :

پہلا نام خدا دا
دوجا نام رسولؐ
کلمہ پڑھ نانکا
جو درگاہ پویں قبول

۱۲۳۵

اللہ فرماتے ہیں !

مَیں ایک نور ہوں
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جس پہ چاہتا ہوں ، نچھاور کرتا ہوں

یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۲۳۵۲

قدر سے اقتدار پیدا ہوتا ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذُوالفضل العظیم

وَ قَالُوْآ اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

(الانعام : ۲۹ تا ۳۰)

اور کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی

ہے ، بس یہی (زندگی) ہے اور ہم (مرنے
کے بعد) پھر زندہ نہیں کیے جائیں گے اور
کاش (ان کو اس وقت) دیکھو جب یہ اپنے
پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور
وہ فرمائے گا کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) برحق نہیں
تو کہیں گے : کیوں نہیں ۔ پروردگار کی قسم !
(بالکل برحق ہے) اللہ فرمائے گا اب کفر کے
بدلے (جو دنیا میں کرتے تھے) عذاب (کے مزے)
چکھو ۔

۱۲۳۵۳

حیاتِ جاوداں

جیسے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری
رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ۚۖ

(المومنون : ۱۰۹)

میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دُعا کیا
کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے
تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور
تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے!

۱۲۳۵

ابے، آم کی گٹھلی میں درخت
نظر نہیں آتا! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

❁

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا
مَا سَعٰى ۙ (النجم : ۳۹)

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے
جس کی وہ کوشش کرتا ہے

❁

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝
(الرحمٰن : ۴)

اُسی نے اُس کو بولنا سکھایا۔

❁

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ
(واقعہ : ۱۰ تا ۱۱)

اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے
ہی بڑھنے والے ہیں۔ وہی (اللہ کے) مقرب ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَ
أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ
جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ
فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ
أُولَٰٓئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (المجادلہ : ۲۲)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کیطرح) تحریر کر دیا ہے اور فیضِ غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو بہشتوں میں، جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں، داخل کریگا۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنیوالا ہے۔

❁

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ (البقرہ: ۲۵۳)

اور اللہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔

❁

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(آل عمران : ۳۷)

زکریاؑ جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریمؑ سے) پوچھنے لگے کہ مریمؑ! یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ بولیں: اللہ کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک اللہ جسے چاہتا ہے، بیشمار روزی دیتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○

(سورۃ مریم آیت ۹۶)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے،
اللہ تعالیٰ اُن کی محبت (مخلوقات کے دل میں)
پیدا کر دے گا۔

۱۲۳۵۵

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام سے کہا:
"لَنْ تَرَانِيْ"
حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا:
"قَابَ قَوْسَيْنِ"

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم   فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۲۳۵۶

دارالاحسان کی پہچان : احسان

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

(الفرقان آیت ۷۴)

اور ہمیں پرہیزگاروں کا
امام بنا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝
قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْا لَا
ضَيْرَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ اِنَّا
نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ
كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۃ الشعراء آیت ۴۵ تا ۵۱)

ترجمہ

پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی ڈالی، تو وہ ان چیزوں کو، جو جادوگروں نے بنائی تھیں، یکایک نگلنے لگی۔ تب جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے مالک پر ایمان لائے، جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا مالک ہے۔ فرعون نے کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں، تم اس پر ایمان لے آئے؟ بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ سو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لوگے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطرافِ مخالف سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو سُولی پر چڑھا دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ نقصان (کی بات نہیں) ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ

ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا اِس لیے ہم اوّل ایمان لانے والوں میں ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (العنکبوت : ۴۸)

اور (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم) آپ اِس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے۔ ایسا ہوتا تو اہلِ باطل ضرور شک کرتے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (الفتح : ۲۹)

محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلّم اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے حق میں

تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے!) تو اُن کو دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے ہُوئے سر بسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اُس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرتِ) سجود کے اثر سے اُن کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سُوئی نکالی۔ پھر اس کو مضبوط کیا۔ پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، اُن سے اللہ نے گناہوں کی بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے!

۱۲۳۵۷

گھر بار لُٹا کر دین کی سمجھ آئی

سمجھانا مشکل تھا، سمجھا دیا

دین کو سمجھنے کے لیے بلخ بخارا کا ایک شہزادہ پیران کلیر آیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ۚ (الرحمٰن : ۲۹)

آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں، سب اُسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے،

۱۲۳۵۸

کچھ کہنے والا تھا،
موقع ہی نہ دیا،
کر دیا۔

وہ تو اچھا ہوا کہ بغیر کرد گاریٔ عالم کے
آپ خود ہی کر دیا

اور یہ تیرے کرم کی فیاضی ہے
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۱۲۳۵۹

ڈر اور ڈرنا عین رحمت ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

❁

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى
فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

(آلعمران : ۷۶)

ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے
اور (اللہ سے) ڈرے تو اللہ ڈرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے۔

❁

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ ج وَاِنْ تَکُ
حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا ہ

(النسآء — ۴۰)

اللہ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اُس کو دوچند کردے گا۔ اور اپنے ہاں سے اجرِ عظیم بخشے گا۔

❁

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ کَانَ مِنْ
عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ہ

(النسآء : ۸۲)

بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے! اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے۔

۱۲۳۶۰

متوکّل، جس انداز سے، جو کرنا چاہتا ہے
کر کے رہتا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۶۱

لطافتِ رندانہ

تیرے ناز پہ بولی ہوئی بولی
کبریائی کے عالم کو اُسی طرح
کرنی پڑتی ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۶۲

ناز محبت کا سب سے اونچا مقام ہوتا ہے
یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

دارالاحسان فری آئی کیمپ کی مجموعی کارکردگی

کیمپ نمبر ۱ تا ۳۵

کیمپ نمبر	سال / سیزن	آپریشن	بلا آپریشن علاج	کل تعداد مریضان	پیدائشی نابینا
۱	اکتوبر ۱۹۷۶	۵۷۷	۳۴۷۸	۴۰۵۵	-
۲	مارچ ۱۹۷۷	۱۴۶	۱۴۰۰	۱۵۴۶	-
۳	اکتوبر ۱۹۷۷	۱۰۲۲	۵۸۰۸	۶۸۳۰	-
۴	مارچ ۱۹۷۸	۶۰۰	۲۸۶۱	۳۴۶۱	-
۵	اکتوبر ۱۹۷۸	۱۵۰۶	۵۰۰۰	۶۵۰۶	-
۶	مارچ ۱۹۷۹	۱۰۶۰	۳۶۲۷	۴۶۸۷	-
۷	اکتوبر ۱۹۷۹	۲۱۷۲	۴۴۹۲	۶۶۶۴	-
۸	مارچ ۱۹۸۰	۲۰۵۴	۵۴۹۶	۷۵۵۰	-
۹	اکتوبر ۱۹۸۰	۳۱۲۰	۸۱۶۷	۱۱۲۸۷	-

کیمپ نمبر	سال/سیزن	آپریشن	بلا اپریشن علاج	کل تعداد مریضان	پیدائشی نابینا
۱۰	مارچ ۱۹۸۱	۲۲۰۱	۶۷۹۹	۹۰۰۰	۴
۱۱	اکتوبر ۱۹۸۱	۳۸۱۰	۱۲۵۳۵	۱۶۳۴۵	۳
۱۲	مارچ ۱۹۸۲	۲۶۵۵	۹۷۳۶	۱۲۳۹۱	۴
۱۳	اکتوبر ۱۹۸۲	۵۰۰۵	۱۴۲۵۵	۱۹۲۶۰	۲
۱۴	مارچ ۱۹۸۳	۳۰۵۰	۹۸۵۰	۱۲۹۰۰	۴
۱۵	اکتوبر ۱۹۸۳	۵۰۵۰	۱۳۰۹۱	۱۸۱۴۱	۴
۱۶	مارچ ۱۹۸۴	۴۰۲۵	۱۰۸۵۰	۱۴۸۷۵	۸
۱۷	اکتوبر ۱۹۸۴	۶۵۹۱	۱۶۸۰۰	۲۳۳۹۱	۸
۱۸	مارچ ۱۹۸۵	۳۱۱۰	۳۴۵۳	۶۵۶۳	۴
۱۹	اکتوبر ۱۹۸۵	۴۱۲۵	۵۹۶۹	۱۰۰۹۴	۵
۲۰	مارچ ۱۹۸۶	۲۵۱۸	۲۷۶۲	۵۲۸۰	۷
۲۱	اکتوبر ۱۹۸۶	۴۵۲۵	۴۶۶۱	۹۱۸۶	۸

کیمپ نمبر	سال سیزن	آپریشن	بلا آپریشن علاج	کل تعداد مریضان	پیدائشی نابینا
۲۲	مارچ ۱۹۸۷	۲۴۱۰	۲۲۹۰	۴۷۰۰	۵
۲۳	اکتوبر ۱۹۸۷	۵۵۵۵	۵۳۲۱	۱۰۸۷۶	۱۸
۲۴	مارچ ۱۹۸۸	۳۲۰۰	۲۲۲۵	۵۴۲۵	۹
۲۵	اکتوبر ۱۹۸۸	۵۷۰۵	۳۹۰۲	۹۶۰۷	۶
۲۶	مارچ ۱۹۸۹	۳۳۰۷	۲۸۳۴	۶۱۴۱	۴
۲۷	اکتوبر ۱۹۸۹	۷۰۰۲	۴۸۳۶	۱۱۸۳۸	۸
۲۸	مارچ ۱۹۹۰	۳۰۳۲	۲۰۴۴	۵۰۷۶	۴
۲۹	اکتوبر ۱۹۹۰	۶۱۱۱	۳۶۹۷	۹۸۰۸	۲
۳۰	مارچ ۱۹۹۱	۲۵۶۰	۲۵۶۰	۵۱۲۰	۶
۳۱	اکتوبر ۱۹۹۱	۶۱۵۰	۴۸۷۱	۱۱۰۲۱	۱۱
۳۲	مارچ ۱۹۹۲	۲۴۵۰	۲۶۲۵	۵۰۷۵	۳
۳۳	اکتوبر ۱۹۹۲	۷۰۱۳	۴۳۶۹	۱۱۳۸۲	۹

کیمپ نمبر	سال رسیزن	آپریشن	بلا آپریشن علاج	کل تعداد مریضان	پیدائشی نابینا
۳۴	مارچ ۱۹۹۳	۲۰۰۲	۱۳۰۹	۳۳۱۱	-
۳۵	اکتوبر ۱۹۹۳	۵۲۰۱	۵۰۹۹	۱۰۳۰۰	۸
میزان		۱۲۰۶۲۰	۱۹۹۰۷۰	۳۱۹۶۹۰	۱۵۴

دارالاحسان کے

دارالحکمت المعروف دارالشفاء میں

ایک لاکھ بیس ہزار چھ سو بیس

آنکھوں کے کامیاب آپریشن ہو چکے ہیں جن میں

ایک سو چوّن - پیدائشی نابینا

افراد کے آپریشن بھی شامل ہیں

۱۲۳۶۳

اگر ناز نہ ہوتا
محبت پامال ہوجاتی
نہ کیف ہوتا نہ سرور

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۶۴

صاحبِ ضمیر وہ ہوتا ہے جو
ضمیر کی تصدیق کرے ؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۶۵

قادر کی قدرت پہ ایمان لا

وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

اور اللہ غالب حکمت والا ہے

تیری قدرت کی حکمت کو

بندہ کیوں کر جان سکتا ہے؟

لبِ دریا نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاسا مارا!

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۶۶

وہ حکمت ہی کیا جو

بندوں کی سمجھ میں آجائے!

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ
جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ
سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا
اُولٰٓئِکَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ

(الانفال : ۷۲)

جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے
اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے،
وہ اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی
اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاہِدُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ
وَ اَنۡفُسِکُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ (التوبۃ : ۴۱)

تم سُبکبار ہو یا گراں بار (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت۔ گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے راستے میں مال اور جان سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ (التوبۃ : ۱۰۲)

اور کچھ اور لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھے اور بُرے عملوں کو ملا جُلا دیا تھا۔ قریب ہے کہ اللہ

ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے۔ بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ
اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ
ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ
مَّسَّهٗؕ (یونس : ۱۲)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا اور بیٹھا
اور کھڑا (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب
ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (بے
لحاظ ہو جاتا ہے اور) اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا
کسی تکلیف پہنچنے پر اُس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا

❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا
بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَ سَوْفَ یُؤْتِ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ مَا یَفْعَلُ
اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ وَ
كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ۝ (النساء: ۱۴۶ تا ۱۴۷)

ہاں جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ (کی رسّی) کو مضبوط پکڑا اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہو گئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دے گا اگر تم (اللہ کے) شکر گزار رہو اور (اس پر) ایمان لے آؤ تو اللہ تم کو عذاب دے کر کیا کریگا؟ اور اللہ تو قدر شناس اور دانا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ
جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ
وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ (الرعد : ١٠)

کوئی تم میں سے چپکے سے بات کرے یا پکار
کر یا رات کو کہیں چھپ جائے یا دن (کی روشنی)
میں کھلم کھلا چلے پھرے (اس کے نزدیک) برابر ہے۔

١٢٣٦٧

تیرے محبوبؐ کو محبوب رکھنے والا
کسی میدان میں کبھی نہ ہرا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۱۲۳۶۸

رحمت کو بھی کبھی
کسی نے نہیں پکارا

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۳۶۹

میوؤں کی کیا کمی تھی جو
صابر صاحبؒ نے بھوکے رہ کر
رین بسیرا کیا! اور
گُلو کی ''گولیں'' چبا کر گزرا کیا؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۲۳۷۰

یہاں کی ہر شئے
فی سبیل اللہ ہے !

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ

(البلد ۹۰ : ۴)

ہم نے انسان کو تکلیف میں
پیدا کیا ہے !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿﴾

(آلعمران : ۷۳ تا ۷۴)

یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ
جسے چاہتا ہے، دیتا ہے۔ اور اللہ کشائش
والا (اور) علم والا ہے۔ وہ اپنی رحمت سے
جس کو چاہتا ہے، خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ
بڑے فضل کا مالک ہے۔

۱۲۳۷

گنہ گار تو ہیں، منکر نہیں!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۷۲

مومن، مومن کا دلی دوست ہوتا ہے

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۱۲۳۷۳

اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۱۲۳۷۴

خدائی عنایت کی حد نہیں ہوتی، لا محدود ہوتی ہے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۱۲۳۷۵

بڑی عمر کے کسی آدمی کو
بُرا نہ کہنا !

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۷۶

واقعہ کلیراں والا (تحصیل جگراؤں ضلع لودھیانہ)

سنت فتح سنگھ کلیراں والے کا رہنے والا تھا۔ ترکھان کا کام کرتا تھا اور ساتھ راج گیری کا بھی۔ بڑی دور دور تک اسکی مشہوری تھی۔ لوگ عمارتیں بنوانے کیلئے اسے بلواتے تھے۔ ایک جگہ اُس نے عمارت بنائی اس کے آگے برآمد بنایا۔ جس پر چھ شہتیریاں دس دس فٹ کی چڑھنی تھیں۔ وہ چھ شہتیریاں، جن میں دو شہتیریاں گیارہ گیارہ فٹ کی

تھیں، خرید کر لایا۔ سائز پورا کرنے کے لیے گیارہ فٹی شہتیری سے ایک فٹ کاٹنے کی بجائے دس فٹ والی کاٹ دی۔ جس وقت کٹ گئی تو اسے پتہ چلا۔ افسوس کرنے لگا کہ کام خراب ہو گیا۔ میری تو بڑی مشہوری تھی۔ لوگوں نے کہنا ہے یہ کیا کیا! اس نے یہ دیکھ کر مزدوروں کی طرف نظر دوڑائی جو ساتھ کام کرتے تھے۔ کہا آج چھٹی کرو، باقی کام کل کریں گے۔

مستری فتح سنگھ گھر چلا گیا اور ساری رات اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑا رہا کہ یا اللہ میری عزت رہ جائے، میری تاڑی نہ بجے۔ صبح ہوئی نہا دھو کر، پوجا پاٹ کر کے، اپنے رب کو یاد کرتا کام پہ چلا گیا۔ اور عمارت پر چڑھ کر کہا: لو بھئی! یہ شہتیری پہلے پکڑاؤ۔ جب شہتیری اوپر چڑھائی تو پوری آگئی۔ اوپر بیٹھے ہی اوزار نیچے

پھینک دیے اور نیچے آکر ہاتھ کھڑے کر دیے ۔ بولا ! میرا یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بالکل برحق ہے، میں نے تو یہ شہتیری چھوٹی کاٹ دی جو محض اُس کی مہربانی سے پوری ہو گئی۔ پھر اُس نے جنگل میں جاکر ڈیرہ لگا لیا۔ بڑی مانتا ہو گئی۔ فتح سنگھ سے سنت فتح سنگھ ہو گیا۔ بڑی بڑی دُور سے لوگ آتے تھے۔ مسلمان کو پہلی صف میں بٹھاتا۔ جس وقت اُس کا آخری وقت آیا، تین دن پہلے ہی بتا دیا کہ فلاں دن وہ دُنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ لوگ پہلے ہی آکر بیٹھ گئے۔ چار میل دور ستلج دریا تھا کہا : نہ مجھے جلانا نہ دفنانا، دریا بُرد کر دینا۔ جب وفات پائی تو جگراؤں سے آٹھ میل کلیراں والا اور چار میل دریا، بارہ میل میں دُنیا ہی دنیا تھی۔ ساون بھادوں کے دن تھے ۔ دریا چڑھا ہوا تھا۔ وصیّت کے مطابق میّت کو دریا میں بہا دیا گیا۔

مُست دانیوالیاؒ

(آپ کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ)

موضع بھنڈر کلاں میں آبادی سے باہر ایک بہت بڑا گوردوارہ تھا جس میں سِکّھ طلبہ پڑھا کرتے۔ یہاں ہر سال گیانی سندر سنگھ کا عرس (مہوشہ) ہوتا۔ دُور دُور تک روشنیوں کا انتظام ہوتا اور گوردوارہ کے بلند مینار روشنی سے جگمگایا کرتے۔ دُور دُور سے سِکّھ زائرین آتے اور راجے مہاراجے یہاں نذرانے پیش کیا کرتے۔ ایک بار حسبِ معمول پروگرام جاری تھا۔ رات کا وقت تھا۔ مُست دانیوالیاؒ روشنی دیکھتے ہی اپنی رہائش گاہ "چھڑی" سے بھنڈر کلاں کی طرف چل پڑے اور آناً فاناً گوردوارہ کے دروازے پر جا پہنچے۔ سِکّھ گیانی شبد بانی میں مصروف تھا۔ اچانک اُس نے دروازے کی طرف نظر ڈالی تو مُست صاحبؒ کو کھڑے دیکھا۔ سِکّھ اُن کا بے حد احترام

کرتے تھے۔ اُنہیں دیکھتے ہی سِکھ گیانی شَبد بانی
چھوڑ کر فوراً سٹیج سے اُترا اور مَست صاحب کو سٹیج
پر لے گیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا :
مہاراج! سیوا بتایئں۔ آپ نے کہا : حُقّہ پینا ہے۔
گوردوارے کا پروگرام روک دیا گیا۔ سکھ حُقّہ کی تلاش
میں گاؤں پہنچے۔ چوکیدار نظام دین نے ایک مسلمان زمیندار
کا حُقّہ لے جا کر پیش کیا۔ مگر آپ نے پینے سے انکار کر
دیا اور کہا کہ لُوّ چوہڑے کا حُقّہ لاؤ۔ پھر اُس چوہڑے
کے حُقّے سے دو چار کش لگائے اور اٹھ کر باہر چلے گئے۔
جاتے وقت گوردوارہ کے آباد رہنے کی دُعا کی۔
(یہ دونوں تذکرے دارالاحسان میں پیش کیے گئے اہلاً وسہلاً)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۱۲۳۷۷

فالج کا ایک علاج

اجزاء : دُودھ

شہد

بادام روغن

ترکیب : ایک گلاس دودھ نیم گرم میں ایک چمچ شہد اور ایک چمچ بادام روغن ملا کر استعمال کریں۔ شفا کی اُمید ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۷۸

جِنّ کو نکالنے والا ہی جِنّ کو قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۲۳۷۹

جِنّ جب تابعدار ہو جاتا ہے،
مسخر ہو جاتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ
لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل : ۳۷)

ترجمہ

اور زمین پر اکڑ کر اور تن کر مت چل
کہ تُو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالے
گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں (کی چوٹی)
تک پہنچ جائے گا۔

۱۲۳۸۰

دیکھنے والی چیز تو خصلت ہوتی ہے اور خصلت کا کوئی مُنکر نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۳۸۱

جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کی باری آئی تو فرمایا یہ آواز تو میں نے طُور پر سُنی تھی۔

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

فضل القرآن العظیم

قرآنِ عظیم کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے (مومن) کی شان سنگترہ کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی عمدہ، اور قرآن نہ پڑھنے والے (مومن) کی مثال اس کھجور کی مانند ہے کہ جس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، گلِ ریحان کی طرح ہے کہ خوشبو اسکی اچھی ہے اور مزہ کچھ بھی نہیں اور فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اِندرائن (تُمّہ) کے پھل کی سی ہے جس کا مزہ کڑوا اور خوشبو بھی کچھ نہیں۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۶۲)

قرآن پڑھنے والا قابلِ رشک ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کسی شخص پر رشک کرنا سوائے دو شخصوں کے جائز نہیں۔ ایک وہ مرد جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے کتاب دی اور وہ اُٹھ کر رات کو پڑھتا ہے اور ایک وُہ مرد جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے (اگر کوئی ان دونوں پر بازی لے جانے کی کوشش کرے تو جائز ہے)

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳/ ۷۶۲)

بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم کو خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہٗ کا بیان ہے کہ مجھے ابو عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ کی خلافت میں قرآن پڑھایا اور زمانۂ حجّاج تک تعلیم دیتے رہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں یہی حدیث ہے جس نے مجھے اِس جگہ تعلیم (قرآن) کے لیے بٹھا رکھا ہے۔

(صحیح بخاری۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی

کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۳)

قرآن پڑھنے کا ثواب

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سائبان میں بیٹھے تھے۔ فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ روزانہ بطحان یا عقیق تک جائے (یہ دونوں مدینہ کے بازار تھے) اور وہاں سے دو اُونٹنیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے یا قطعِ رحم کے (یعنی کسی کا مال مارے بغیر اور رِشتہ داروں سے رِشتہ توڑے بغیر اسے دو عمدہ اُونٹ مل جائیں) ہم نے عرض کیا یا رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ! ہم میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص ہر روز صُبح کو مسجد جائے اور قرآنِ حکیم کی دو آیتیں دیکھے یا پڑھے تو وہ اس کے لیے

دو اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آئتیں تین اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آئتیں چار اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اسی طرح جتنی آئتیں ہیں وہ اتنے اُونٹوں سے بہتر ہیں۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۳)

قرآن فتنوں کو دُور کرنے والا ہے

حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ مسجد میں گیا۔ وہاں دیکھا تو لوگ بیکار باتوں میں مصروف تھے۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور عرض کیا اے امیر المومنین رضؓ آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح باتوں میں ڈُوبے ہوئے ہیں ؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا

انہوں نے ایسا کیا؟ یعنی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن مجید کو چھوڑ کر دُنیا کی باتوں میں مشغول رہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ خبردار! میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے کہ خبردار عنقریب ایک فتنہ واقع ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم! اس سے کیونکر نجات ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا کتابُ اللہ (پر عمل کرنے) سے، جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں یعنی قیامت وغیرہ کا حال ہے اور تمہارے درمیان (حرام وحلال یا طاعت وگناہ وغیرہ) کا حُکم ہے اور وہ (حق و باطل میں) قولِ فیصل ہے، کوئی ہنسی مذاق والی چیز نہیں۔ جس متکبّر نے چھوڑا قرآن کو، ہلاک کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ اور جس نے

قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کو طلب کیا، گمراہ کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ (یعنی اُسے راہِ ہدایت نہیں ملے گی) اور قرآن اللہ کی مضبوط اور سیدھی رسّی ہے اور قرآن باحکمت ذکر اور بیان ہے اور قرآن ایسا سیدھا راستہ ہے جس میں کجی نہیں اور اسکی اتباع سے خواہشات میں کجی واقع نہیں ہوتی اور قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں نہیں ملتیں۔ اسکی فصاحت کو کوئی کلام نہیں پہنچتا اور علما کی طبیعت اس کے پڑھنے سے سیر نہیں ہوتی اور قرآن بارہا دُہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور قرآن کریم ایک ایسا کلام ہے کہ جب اسکو جنّوں نے سُنا تو ایک لمحہ توقّف کیے بغیر یہ کہا کہ ہم نے قرآنِ عجیب سُنا جو راہِ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور جس شخص نے قرآن

کے موافق کہا، سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا، اسکو ثواب دیا جائیگا۔ اور جس نے اس کے موافق فیصلہ کیا، انصاف کیا اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بُلایا، اسکو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ پس اے اعور! اسکو مضبوطی سے پکڑلے اور اسی کے احکامات پر کاربند رہ۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۴)

قرآنِ کریم کی فضیلت

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کو قرآن خوانی کا شغل دُعا و ذکرِ الٰہی سے غافل بنادے مَیں اسکو مانگنے والوں سے بہتر دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بُزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔ (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۵)

قرآن کا ماہر بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن کا مشّاق ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوحِ محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اسکو محنت ہوتی ہے، اسکو دوگنا ثواب ہے۔

(صحیح مسلم - ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۵)

قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف

پڑھا، اسکو ایک حرف پڑھنے کی وجہ سے ایک نیکی کا ثواب
ملے گا اور نیکی ہمیشہ دس گنا ہوتی ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا
کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام
ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنتہ جلد اوّل ۲/۷۶۵)

قرآن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا یہ قرآنِ حکیم اپنے
پڑھنے والے کے پاس روزِ قیامت کو آئے گا اور اللہ تعالےٰ
سے کہے گا اے ربّ العالمین! اس کو بہترین لباس
میں ملبوس فرمایئے چنانچہ اس کو عزّت کا تاج پہنایا جائیگا
اس کے بعد کہے گا اے میرے ربّ اسکو اور زیادہ بخشش فرما

چنانچہ اس کو عزت کا لباس بھی عطا ہوگا۔ پھر عرض کریگا

اے میرے ربّ! تو اس سے راضی ہو جا۔ چنانچہ اللہ سُبحانہٗ

اس سے راضی ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس شخص سے کہا جائیگا

آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرکے بلند و بالا مراتب کی طرف

چڑھتا ہوا چلا جا۔ وہ جتنی آیات پڑھتا جائے گا۔ اُتنی

اُتنی اسکو نیکیاں ملتی چلی جائیں گی۔

(جامع ترمذی۔ مستدرک حاکم/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۶)

قرآنِ کریم سننے کی فضیلت

و۔ حضرت ابو مغیرہ حضرت عبدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص

قرآن پڑھتا ہے اسے ایک اجر ملتا ہے جو شخص قرآن سنتا ہے

اسے دو اجر ملتے ہیں۔

(سنن دارمی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول/ ۷۶۶)

۹۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کوئی اللہ کی کتاب میں سے آیت سُنے، وہ اس کے لیے نُور ہوگا۔

(سنن دارمی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۲۷)

قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت

حضرت سہیل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہٗ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج تمہارے گھروں میں ہوتا (یعنی اب تو جو تھے آسمان پر ہے، اب بھی اسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھ نہیں ٹھہرتی مگر ان تاجوں کی چمک اتنی ہوگی جیسی سورج کی چمک جب وہ تمہارے پاس

آجائے) پھر اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہو اتو خیال کرو اس شخص کا، جس نے قرآن پر عمل کیا، کیا مرتبہ ہوگا!

(سنن ابی داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۷)

قرآن پاک تلاوت کرنے والے کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن سیکھو اور سکھاؤ، راتوں میں شب بیداری کر کے (اسکو پڑھو)، قرآن کے پڑھنے کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جس کے اندر مُشک بھرا ہوا اور ہر مقام میں اسکی خوشبو پھیلتی ہو اور اس شخص کی مثال جو اس کو سکھاتا ہے لیکن شب بھر خوب مزے لے کر سوتا ہے اس مَشک کی ہے جس میں مُشک بھر کر اس کا مُنہ باندھ دیا گیا ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۶۷)

حاکمیّت کا معیار قرآن ہے

ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ نافع بن حارثؓ عسفان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سے ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی طرف سے وہ مکّہ کے حاکم تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے ان سے کہا تم نے مکّہ والوں پر نائب کس کو چھوڑا ؟ انہوں نے عرض کیا ابن ابزی کو۔ ! فرمایا ابنِ ابزی کون شخص ہے ؟ انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ فرمایا تم نے غلام کو حاکم مقرر کیا ہے ! انہوں نے عرض کیا : وہ قاری ہیں اور علم فرائض کے جاننے والے اور قاضی ہیں (یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے) فرمایا تمہارے نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا بیشک اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے

ذریعے بعض قوموں کو بلند کرتا ہے (ترقی دیتا ہے) اور
بعض کو پست کرتا ہے (ذِلّت میں ڈالتا ہے)

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۸)

قرآن مُوجبِ خیر و برکت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب
رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ شخص جس کے
سینے میں قرآن کا کچھ حصّہ بھی نہیں، ایک اُجڑے
ہوئے گھر کی طرح ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۶۸)

آگ قرآن کو نہیں جلا سکتی

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر قرآن کو کسی چمڑے میں بند کر کے آگ میں ڈال دیا جاتا تو نہ جلتا۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۸)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! میں انسان ہوں۔ میرے ربّ کا قاصد آئے گا (یعنی عزرائیل علیہ السلام) تو میں اسے لبیک کہوں گا۔ (سنو) میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اس پر

عمل کرو) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خواہش اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دلاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار فرمایا۔

سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۹)

قرآن کا قاری مجاہد اور غازی کی طرح ہے

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ.......

جو شخص قرآن کریم شروع کرنے کے وقت موجود ہو گویا وہ جہاد کی فتح میں شریک ہوا اور جو شخص قرآنِ کریم کے ختم کرنے کے وقت موجود ہوا گویا مالِ غنیمت کی تقسیم میں شریک ہوا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۷۶۹)

روزہ اور قرآنِ کریم بندے کی سفارش کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآنِ کریم بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ میرے ربّ! میں نے اسے دن میں کھانے اور خواہشات سے روکا میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما۔ اور قرآنِ کریم کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا۔ ان دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۶۹)

قرآن لائحہ عمل ہے

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن پر عمل کرو
اس کی حلال کردہ اشیاء کو حلال سمجھو اور اسکی حرام کردہ
اشیاء کو حرام جانو اور جو چیز تُم پر متشابہ ہو جائے (یعنی
اُس کے حلال و حرام ہونے کا شک ہو) تو اُسے اللہ کی
طرف اور میرے بعد آنے والے اُولی الامر کی طرف
لے جاؤ (تاکہ وہ فیصلہ کریں) اور تمہیں حقیقت بیان کریں
اور تورات، انجیل، زبور اور صحائف و معجزاتِ انبیاءؑ پر
ایمان لاؤ البتہ (جہاں تک تمہاری ہدایت کا تعلّق ہے)
تمہارے لیے قرآن اور اس کا بیان کافی اور وسیع ہے
(تورات، زبور، اِنجیل کی ضرورت نہیں) بیشک
قرآن شفاعت کرنے والا، شفاعت قبول کیا ہوا،
اور اپنے پڑھنے والے کی خلاصی کے لیے کوشش کرنے
والا اور تصدیق کیا ہوا ثابت ہوگا۔ یاد رکھو قیامت

کے دن ہر آیت کا نُور ہو گا اور مجھے ذکرِ اوّل کے طور پر سورہ البقرہ عطا کی گئی ہے۔ نیز طٰہٰ، اور طٰس سے شروع ہونے والی اور حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اَلواح (تختیوں) سے عطا کی گیئں اور عرش کے نیچے (خزانۂ خاص) سے مجھے فاتحہ الکتاب عطا کی گئی۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العل بالسنہ جلد اوّل صفحہ ۷۷)

کلام اللہ کے ساتھ تقرّب الٰہی حاصل کرنا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالذِّکۡرِ...... تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ (حٰم السجدہ آیت ۴۱ تا ۴۲) اور فرمایا اللہ تعالےٰ

کو اس چیز سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں جو اس سے نکلی ہو۔ یہ قرآن مجید ہے لہٰذا تم اس کی طرف رجوع کرو۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷)

قرآن کا ایک ظاہر ہے ایک باطن

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی ایک تو قرآن جو بندوں سے جھگڑے گا۔ اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ دوسرے امانت اور تیسرے قرابت۔ یہ دونوں چیزیں یا صرف قرابت پکار کر لوگوں سے کہے گی جس نے ملایا مجھ کو، ملائے گا اللہ اسکو اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو، توڑے گا اسکو اللہ یعنی اسکی طرف متوجہ نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۱)

بھلائی کا معیار قرآن کی تدریس ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک شخص کا ذکر اچھے لفظوں میں کیا گیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم نے اسکو قرآنِ کریم پڑھاتے نہیں دیکھا!

(مسند امام احمد، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۷)

قرآن کا معلّم آقا ہے

حضرت حماد رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی کو قرآن کی تعلیم دے تو وہ اُستاد اس متعلّم کا آقا ہو جاتا ہے تو نہ اسے رسوا کرے اور نہ اس پر اپنے کو فوقیت دے۔

(کنز العمال، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲/۱۷۷)

قرآنِ کریم نورِ مبین ہے

ایک شخص سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ قرآن ہی نورِ مبین، ذکرِ حکیم اور صراطِ مستقیم ہے۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۷۷)

قرآن عقل کے لیے نافع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن جمع کرے، اللہ تعالیٰ اس کے مرنے تک اسکی عقل کو فائدہ پہنچاتا رہے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۷۷)

قرآن مجید سے برکت حاصل کرنا

حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآنِ کریم سے برکت حاصل کرو کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۷۲)

جس نے قرآن کو دیکھ کر پڑھا، اللہ تعالےٰ اسکی بینائی کو فائدہ پہنچائے گا،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کیا، اللہ تعالیٰ اسکی بینائی کو فائدہ پہنچائے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۷۳)

قرآن مُوجبِ خیر و برکت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے وہاں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شیطان اس سے بھاگ جاتے ہیں، اہل و عیال میں فراخی ہوتی ہے، بھلائی زیادہ ہوتی ہے اور بُرائی کم ہوجاتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے اس میں شیاطین حاضر ہوتے ہیں، فرشتے بھاگ جاتے ہیں، اہل و عیال میں تنگی ہوجاتی ہے، بھلائی کم اور بُرائی زیادہ ہوجاتی ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷۳)

قرآن منبع العلوم ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلوں اور پچھلوں کے علم کا خواہاں ہو، اسے قرآن کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(کنز العمال، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۷۷)

قرآنِ کریم سیراب کرنیوالے بادل کیطرح ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآنِ کریم اور لوگوں کی مثال زمین اور بادل کی سی ہے، جبکہ زمین خشک اور مُردہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ اس پر بادل بھیجیں تو وہ پھُولتی ہے۔ پھر موسلادھار مینہ بھیجیں تو پھُولتی بڑھتی ہے پھر

ہمیشہ ندی نالوں سے سیراب ہوتی ہے یہاں تک کہ بیج دیتی ہے اور بیج اُگ آتا ہے اور پودا بڑھتا ہے اور اللہ تعالےٰ زمین کی زینت کو اور لوگوں اور چار پایوں کی روزی کو نکالتے ہیں اور یہی عمل قرآن کریم کا لوگوں کے ساتھ ہے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسُّنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۷۷)

مومن اور مُنافق کی پہچان قرآن سے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ قرآن پڑھیں گے گویا انہوں نے نہیں سُنا تو مومن حفظ کرلیں گے اور منافق بھول جائیں گے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۷۷)

قرآن غنا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک قرآن ایسی تونگری (مالداری اور دولت) ہے کہ اس کے بعد فقر اور محتاجی نہیں رہتی اور نہ ایسی کوئی اور دولت اور مالداری ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۶۷)

قرآن پڑھنے والے کے والدین کو ثواب

حضرت سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کہے، اس کے لیے بہشت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے اور جو شخص پورا قرآن کریم پڑھے اور اس پر عمل کرے

اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ ہو گی جو دنیا میں لوگوں کے گھر روشن کرتا ہے اور (جب والدین کا یہ مقام ہے تو) جو اس پر عمل کرتا ہے خود اُس کے متعلق تمہارا گمان کیا ہے!

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۷)

بچے کو ناظرہ قرآن پڑھانے کی فضیلت

و- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے بچے کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دی اس کے پچھلے اور اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے اپنے بچے کو قرآن مجید یاد کروایا، قیامت کے دن اسے اللہ تعالےٰ

چودھویں رات کے چاند کی صورت میں اُٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائیگا کہ پڑھ۔ پھر ہر ایک آیت پر اللہ تعالیٰ اس کے باپ کے درجات بلند کرتا جائیگا۔ حتیٰ کہ قرآن کی آخری آیت تک پہنچ جائے گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۵)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اپنے بچے کو قرآن کی تعلیم دے گا، قیامت کے دن اسے جنّت میں تاج پہنایا جائیگا۔ اہلِ جنّت پہچان لیں گے کہ اس نے دُنیا میں اپنے بچے کو قرآن کی تعلیم دی تھی۔

(مجمع الزوائد، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۵)

قرآن پڑھنے والے کو نور کا تاج پہنایا جائے گا

و۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور سیکھے اور اس پر عمل کرے، اسے قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی چاند جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائیگا جس کے مقابلے میں دُنیا کی حقیقت نہ ہوگی پس وہ دونوں کہیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے ہے؟ تو کہا جائیگا یہ تمہارے بچے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے ہے۔

(کنز العمال رکتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷۶)

و۔ حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! اگر

تم نیک بختوں کی زندگی، شہیدوں کی موت، حشر کے دن نجات، خوف کے دن امن اور اندھیروں میں روشنی اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیری اور خفّت کے دن وزن اور گمراہی کے دن ہدایت چاہتے ہو تو قرآن پڑھو کیونکہ وہ رحمٰن کا ذکر ہے اور شیطان سے بچاؤ ہے اور ترازو میں جھکاؤ ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷۶)

بُلند آواز سے اور آہستہ قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا شخص اس طرح ہے کہ جو علانیہ صدقہ دے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا چُپکے سے صدقہ دینے والے کی مانند ہے۔ (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷/۷۷۶)

قرآن ختم کرنے کا ثواب

و۔ حضرت عبدہٗ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ......

جب کوئی آدمی دن کو قرآنِ کریم ختم کرے تو اس پر فرشتے شام تک رحمت بھیجتے ہیں اور اگر رات کو ختم کرے تو اس پر فرشتے صُبح تک رحمت بھیجتے ہیں۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷)

و۔ حضرت حمید اعرج رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جو شخص قرآنِ کریم پڑھ کر دعا کرتا ہے، اسکی دُعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷)

قرآنِ عظیم کی فضیلت

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تورات کے عوض سات (آیات)، زبور کے عوض مئین (یونس سے فرقان تک کی سو یا سو سے زیادہ آیتوں والی سورتیں) اور انجیل کی جگہ بار بار پڑھی جانے والی آیات دی گئی ہیں اور مجھے مفصّل[1] کی سورتوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔

(مسند امام احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸)

---

[1] مفصّل : یہ چھوٹی چھوٹی علیحدہ علیحدہ سورتوں کا مشترکہ نام ہے جن کے آغاز میں بار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آتی ہے اور یہ سورۃ ق سے آخر قرآن کریم تک کو محیط ہیں۔

قرآن پڑھنے کا طریقہ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ قرآن پڑھنے والے اور پڑھانے والے پر سورت ختم ہونے تک فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں (یعنی ان کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں) لہٰذا جب کوئی شخص سورت پڑھے تو دو آیتیں چھوڑ دے اور دن کے آخر میں ختم کرے تاکہ پڑھنے والے اور پڑھانے والے پر فرشتے صُبح سے شام تک رحمت بھیجتے رہیں (یعنی ان کے لیے بخشش کی دُعا کرتے رہیں۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۷)

قرآن پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر

قرآنِ کریم پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز بہت اچھی تھی۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک بادل کی طرح کسی چیز نے مجھے ڈھانک لیا۔ عورت مکان میں تھی اور گھوڑا صحن میں تھا۔ گھوڑا بدکا تو میں نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُسید ! پڑھا کر، وہ فرشتہ تھا جو تیرا قرآن سُن رہا تھا۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷۸)

قرآن پڑھنے والے کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں کسی مومن کی مصیبت دُور کرتا ہے، اللہ تعالٰے

اسکی مصیبت قیامت میں دُور کرے گا اور جو شخص کسی
مُسلمان کے گناہ کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دُنیا اور
آخرت میں اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا اور
جو تنگدست پر آسانی کرتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت
میں آسانی کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس وقت مومن کے
ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی امداد کرتا
رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں راہ چلتا ہے، اللہ تعالیٰ
اس کے لیے بہشت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو قوم
مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب پڑھے اور پڑھائے، اُن پر
سکینہ نازل ہوتی ہے اور اُن کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے
اور فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں
اُن کا ذکر کرتا ہے لیکن جو عمل میں دیر کرتا ہے اس
کا نسب اُسکے ساتھ جلدی نہیں کرتا۔

(مسند احمد۔ سنن ابی داؤد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۷۹)

قرآنِ کریم کی ایک آیت کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآنِ مجید کی ایک آیت سیکھ لے تو وہ قیامت کے دن اس کے سامنے مُسکراتی ہوئی اور خوش ہوتی ہوئی آئے گی۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسُنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۷۷۹)

رات کو دس سے دوسو آیات تک پڑھنے کا ثواب

حضرت مغیرہ بن عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو شخص رات کو دس آیتیں پڑھے گا، غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ جو شخص رات کو سو آیتیں پڑھے گا، عابدوں میں لکھا جائے گا۔ اور جو شخص دو سو

آیتیں پڑھے گا، بامرادوں میں لکھا جائیگا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بِالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۰)

قرآنِ کریم کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مَیں نے بنی فلاں کے مال کو خریدا ہے اور اس میں مجھے بہت زیادہ نفع ہوا ہے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تجھے ایسے سودے کی خبر نہ دوں جو اس سے بھی زیادہ نفع مند ہے۔ وہ بولا! کیا کوئی ایسا (نفع پانے والا) بھی ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ وہ شخص ہے جس نے (قرآنِ کریم کی) دس آیات

کو یاد کرلیا۔ (یہ سُن کر) وہ شخص چلا گیا۔ اُس نے دس آیات یاد کرلیں تو پھر جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس کی بابت آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو خبر دی۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسُنّۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰)

تیس آیات پڑھنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص رات کو تیس آیات پڑھے، اُس کو اُس رات نہ ہی پھاڑنے والا درندہ ضرر دے گا اور نہ ہی کوئی ڈاکو۔ اور اسکی جان اور اہل و عیال اور مال صبح تک محفوظ رہیں گے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسُنّۃ جلد اوّل صفحہ ۸۱ / ۸۰)

دو سو آیات پڑھنے کا ثواب

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص رات کو دو سو آیات پڑھے گا، عابدوں میں لکھا جائے گا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسُنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۷)

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ ناظرہ دو سو آیتیں پڑھتا ہے، وہ اپنی قبر کے اِرد گرد سات قبروں کی سفارش کرے گا اور اللہ تعالے اس کے ماں باپ کے عذاب میں تخفیف فرماوے گا اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۷)

رات کو پانسو سے ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص پڑھے رات میں سو آیتیں، نہیں جھگڑے گا اس سے قرآن اُس رات میں اور جو شخص پڑھے رات میں دو سو آیتیں، لکھا جاتا ہے اس کے لیے ثواب رات کے قیام کا اور جو شخص پڑھے رات میں پانسو آیتوں سے لے کر ایک ہزار آیتوں تک تو صُبح کرتا ہے وہ اس حال میں کہ ہوتا ہے واسطے اس کے ثواب بقدر قنطار کے۔ صحابہ کرام رضی نے پوچھا قنطار کیا ہے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بارہ ہزار (دینار یا درہم)

(سنن دارمی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۱)

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

حضرت معاذ (ابن انس) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن مجید کی ہزار آیتیں فی سبیل اللہ پڑھیں، وہ نبیوں، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائیگا اور انشاء اللہ وہ بہت عمدہ رفیق ہیں۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۷۸۲)

ہر آیت کے لیے ایک درجہ ہے

۹- حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحبِ قرآن کو جنت میں داخل ہونے کے وقت کہا جائیگا کہ پڑھتا

جا اور چڑھتا جاتو وہ ہر آیت پڑھنے کے ساتھ ایک درجے پر چڑھتا جائے گا حتیٰ کہ وہ آخری آیت پڑھ لے گا۔

(سنن ابنِ ماجہ۔ مسند احمد۔ کتاب العمل بالسنتہ جلد اوّل صفحہ ۲۸۲)

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے درجات قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں چنانچہ قرآن پڑھنے والوں میں سے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنتہ جلد اول ص ۲۸۲)

تلاوتِ قرآن کا ثواب

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذرؓ! کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے صبح کرنا سو رکعتوں کے پڑھنے سے بہتر ہے اور علم کی تعلیم دیتے ہوئے صُبح کرنا، خواہ تم اس پر عمل کرو یا نہ کرو، ہزار رکعتوں کے پڑھنے سے افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنتہ جلد اول صفحہ ۷۷)

قرآن پڑھنے والا نبوّت کی طرف منسوب ہے

۹۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے تہائی قرآن پڑھا، اسے نبوّت کا تہائی عطا کیا گیا اور جس نے نصف قرآن پڑھا، اسے نبوّت کا نصف عطا کیا گیا اور جس نے دو تہائی پڑھا، اسے دو تہائی نبوّت کا عطا کیا گیا اور جس نے پورا قرآن پڑھا، اُسے پوری نبوّت عطا کی گئی مگر اسکی طرف وحی نہیں کی گئی۔ قیامت کے دن اسے کہا جائیگا پڑھ اور چڑھ۔ تُو وہ پڑھے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک ایک درجہ بڑھتا جائیگا یہاں تک کہ قرآن کی آیات ختم ہو جائیں گی پھر کہا جائے گا سمیٹ لو، وہ سمیٹ لے گا۔ پھر کہا جائیگا کیا تم جانتے ہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

تو اچانک دیکھے گا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں خُلد ہے اور دوسرے ہاتھ میں نعیم ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۳)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کی تلاوت کی، بیشک اس نے نبوّت کو اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان اپنے قریب کر لیا۔ البتہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔ صاحبِ قرآن کو مناسب نہیں کہ عُجلت (جلدی) کرے یا جہالت کرے یعنی بھُلا دے جب کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۳)

تہائی قرآن تہائی نبوّت اور نصف قرآن نصف نبوّت ہے

حضرت حسن رضی اللہ عنہٗ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے تہائی قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس نے تہائی نبوّت کا امر حاصل کیا اور جس نے نصف قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس نے نصف نبوّت کا امر حاصل کیا اور جس نے تمام قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس نے تمام نبوّت کے مقاصد کو حاصل کیا۔

(کنز العمال ر کتاب العمل بالسُنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۸۷)

قرآن کی تلاوت تمام اعمال سے افضل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کونسا کام افضل ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حال مُرتحل۔ اس نے عرض کیا حال مُرتحل کیا چیز ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والا (وہ شخص) جو قرآن کے اوّل سے چلتا ہے، آخر تک جاتا ہے اور آخر سے چلتا ہے، اوّل تک آتا ہے (جو قرآن پر پوری طرح عبور رکھتا ہے)

(المستدرک للحاکم / کتاب العلم لیسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۴)

قرآن والے اللہ والے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اہل اللہ کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو اہل اللہ اور خاصۃ اللہ کہا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵ / ۷۸۴)

قرآن کی تلاوت مومنین کے گھروں کا نور ہے

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کے گھر عرش تک روشن چراغ ہیں جن کو ساتوں آسمانوں کے مقرب پہچانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ مومنوں کے گھروں کا نور ہے جن میں قرآنِ کریم پڑھا جاتا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۵)

قرآن کی تلاوت دلوں کی صفائی ہے

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ دل بھی لوہے کی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کی صفائی (صیقل) کیا ہے؟ فرمایا قرآنِ مجید کی تلاوت۔

(کنز العمال، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۸۷)

قرآن پڑھنے والا بہترین شکر گزار ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جسے قرآن کی قرأت (میں مشغولیت)

نے مجھ سے دُعا اور سوال کرنے سے روکا، اُسے میں شکر کرنے والوں سے افضل ثواب عطا کروں گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۶ / ۷۸۵)

قرآن پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ غضب ناک ہوتے ہیں تو فرشتے غضب کی وجہ سے جُھک جاتے ہیں اور جب قرآن کریم پڑھنے والوں کی طرف دیکھتے ہیں تو رضا مندی سے بھر جاتے ہیں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۶ / ۷۸۵)

نماز میں قرآن کریم پڑھنا بہتر ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھنا قرآن کا بہتر ہے نماز میں اُس قرآن کے پڑھنے سے جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور پڑھنا قرآن کا بغیر نماز کے بہتر ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزہ سے اور روزہ ڈھال ہے دوزخ کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب اہل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۶)

قرآن کو دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت

و۔ حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ قرآن کا زبانی پڑھنا ہزار درجے کا ثواب رکھتا ہے

اور قرآن میں دیکھ کر پڑھنا دو گنے ثواب کا موجب ہے

یعنی دو ہزار درجے تک۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۸۶)

۹۔ حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تیرا قرآن

کریم دیکھ کر پڑھنا حفظ سے اتنی فضیلت رکھتا ہے جیسی

فضیلت فرض کو نفل پر ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۷)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس

صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو قرآنِ کریم ختم کرے، حفظ سے

یا نظر سے، اُسے اللہ تعالیٰ جنّت میں ایک درخت عطا فرمائیں گے۔

(کنز العمال/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۷)

قرآن سُننے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیت کو کان لگا کر سنے، اسکو دُگنی نیکیاں ملیں گی اور جو اسکو پڑھے، اُسے قیامت کے دن نُور عطا ہو گا۔

(مسند احمد/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۷/۸)

اِعراب کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت

و۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پورا قرآن اِعراب کی رعایت سے پڑھے تو اسے ہر حرف کے بدلے چالیس نیکیاں عطا ہوں گی اور جو کہیں اِعراب کا خیال رکھے کہیں نہ رکھے تو اسے ہر حرف کے بدلے بیس نیکیاں حاصل ہوں گی اور جو کہیں اِعراب کا خیال نہ رکھے اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۸۸)

و۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے قرآنِ پاک اِعراب کے ساتھ پڑھا، اُسے شہید جتنا ثواب ہو گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۸)

قرآنِ عظیم کے آداب کا بیان

قرآنِ مجید دشمن کی سرزمین میں لے جانے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ قرآن کو سفر میں نہ لے جاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ آجائے۔ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا دشمن کے ہاتھ میں آگیا اور وہ تم سے جھگڑا کرنے لگے۔

(صحیح مسلم شریف)

(کتاب العمل بالسنہ۔ جلد اوّل صفحہ ۷۸۹)

قرآن کی نگہبانی کرنے کا بیان

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اُونٹ جس کا ایک پَیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا، اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۸۹)

و۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآنِ کریم کی حفاظت کرو۔ اُونٹ اپنا بندھن کھولنے میں اتنی جلدی نہیں کرتا جتنی جلدی قرآن لوگوں کے سینوں سے نکلنے کی کرتا ہے (حضرت عبداللہؓ نے کہا) اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی یہ نہ کہے میں

یہ یہ آیت بھول گیا ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلایا گیا ہے۔

(صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ کتاب الجمل بلسنتہ جلد اوّل صفحہ ۷۸۹/۹)

حالتِ حیض اور جنابت میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ حالتِ حیض یا جنابت میں قرآن یا کوئی بھی سورۃ پڑھنے سے پرہیز کرو۔ اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابنِ عمرؓ کی حدیث کے علاوہ بہ حوالہ اسمٰعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ نافع، ابنِ عمر، جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کوئی دوسری

حدیث نہیں سُنی اور یہی روایت ذی علم صحابہ کرام، انکے تابعین اور تبع تابعین نیز سُفیان ثوری، ابنِ مُبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ حائضہ اور جُنبی عورتیں قرآن لے کر کچھ بھی تلاوت نہ کریں لیکن اگر کسی آیت کا ایک ٹکڑا یا کوئی حرف وغیرہ پڑھیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ عبادت تسبیح و تہلیل کی البتہ اجازت دی گئی ہے۔

امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مَیں نے سُنا محمدؒ بن اسمٰعیل سے کہ اسمٰعیل بن عیاش اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے منکر احادیث کیا کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ محمد بن اسمٰعیل ہر اس روایت کو جو صرف حجاز یا عراق والوں کے حوالہ سے بیان کریں وہ ضعیف سمجھتے ہیں لیکن یہ بھی کہا کہ اسمٰعیل بن عیاش کی احادیث اہلِ شام

سے زیادہ مُستند ہوتی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاش، بقیہ (راوی کا نام) سے کہیں بہتر ہیں کیونکہ بقیہ متعدد ثقات سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۔ ۷۹)

قرآن کس حالت میں پڑھے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمیں ہر حال میں قرآن کی تعلیم فرماتے تھے سوائے حالت جنابت کے۔

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح تجویز فرمایا ہے متعدد ذی علم صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے فرمایا ہے کہ یوں تو آدمی بغیر وضو تلاوت بھی کر سکتا ہے لیکن اگر قرآن سامنے

رکھا ہو تو بغیر طاہر ہوئے نہ پڑھنا چاہیئے۔ یہی فتویٰ سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

(جامع ترمذی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۷۹۱)

قرآن کو کس حالت میں مس کرے؟

حضرت عبداللہ بن ابو بکر بن حزم رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جو کتاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزمؓ کے لیے لکھی تھی اس میں ایک یہ بھی لکھا تھا کہ قرآن کو نہ چھوئے مگر باوضو۔

(موطا امام مالک/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۱)

قرآن کا قاری لوگوں سے سوال نہ کرے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے، وہ قرآن پڑھ رہا تھا قرآن پڑھنے کے بعد اُس نے لوگوں سے سوال کیا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پھر فرمایا میں نے جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے جس نے قرآن پڑھا ہو، اسے اللہ سے مانگنا چاہیئے کیونکہ عنقریب ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کے ذریعہ سے سوال کریں گی اور بھیک مانگا کریں گی۔

(جامع ترمذی/کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲/ ۷۹۱)

تین قسم کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآنِ کریم پڑھو اور اس کا واسطہ دے کر اللہ سے جنّت مانگو اس سے

پہلے کہ لوگ اسے پڑھیں اور پھر دُنیا طلب کریں۔ قرآنِ کریم کو تین طرح کے آدمی پڑھتے ہیں ایک آدمی اس کو پڑھ کر فخر کرتا ہے، ایک آدمی اس کو کھانے کا بہانہ بناتا ہے اور ایک آدمی صرف اللہ کے لیے پڑھتا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۲)

قرآن سکھا کر معاوضہ لینے پر وعید

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآنِ کریم کی تعلیم پر (بطور معاوضہ) ایک کمان (بھی) حاصل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسکو آگ کی کمان کا طوق پہنائے گا

(کنز العمال / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۲)

قرآن سنا کر لوگوں کا مال کھانے پر وعید

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآنِ کریم پڑھ کر لوگوں سے کھاتا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳ / ۷۹۲)

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآنِ کریم میں جھگڑنا کفر ہے۔ (سُنن ابو داؤد میں "الجدال فی القرآن" کی بجائے "المراء فی القرآن" ہے۔)

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۳)

قرآن کا بہترین رُخ اختیار کرو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے
کئی رُخ ہیں، تم بہترین رُخ اختیار کرو۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۹۳)

قرآن کی تعظیم کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی تعظیم
کرو اور اسے کسی پتھر اور ڈھیلے پر نہ لکھو لیکن اسے لکھو جس
میں مٹایا جا سکے اور اسے تھوک سے نہ مٹاؤ اور اسے
پانی سے مٹاؤ۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۹۳/۴)

قرآن پر عمل کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جنابِ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قرآن کے معنی بیان کرو اور غرائب
کی پیروی کرو اور قرآن کے غرائب اسکے فرائض اور حدود ہیں یعنی
مامورات و منہیات (مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۹)

قرآن پر عمل کرنے اور نہ کرنے والوں کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا
جائے گا اور قرآن کو بھی شکل دیجائے گی وہ آدمی اس کے فرائض
کو ضائع کرتا تھا اسکی حدود سے تجاوز کرتا تھا، اسکی اطاعت
کی مخالفت کرتا تھا اور اسکے معاصی کا اِرتکاب کرتا تھا۔
اللہ تعالےٰ فرمائیگا تو نے میری آیات کو یاد کیا، تو بہت بُرا ہے
کہ میری حدود سے تجاوز کیا میرے فرائض کو ضائع کیا، میری اطاعت
کو ترک کیا میری معصیت کا اِرتکاب کیا۔ پس بہت سے دلائل
اسکے خلاف پیش کریگا۔ حتیٰ کہ اسے کہا جائیگا کہ جاؤ تیرا معاملہ اس قرآن کے ساتھ ہے

وہ اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا اور اُسے نہیں چھوڑے گا۔
جب تک کہ اُسے آگ میں اوندھا کر کے نہ ڈال دے گا۔
ایک اور آدمی لایا جائیگا جس نے اسکی حدود کی حفاظت
کی، اس کے فرائض پر عمل کیا۔ اسکی اطاعت کی اور
معصیت سے اجتناب کیا تو اس سے جھگڑا نہیں ہوگا
اللہ تعالیٰ کہے گا تو نے میری آیات کو یاد کیا، تُو بہت اچھا
یاد کرنے والا ہے، میری حدود سے بچا رہا، میرے فرائض
پر عمل کیا اور میری اطاعت کی اور میری معصیت سے
اجتناب کیا۔ اس کے لیے بہت دلائل پیش کرے گا
حتیٰ کہ اسے کہا جائے گا کہ تیرا معاملہ اس کے ساتھ ہے۔
تو قرآن اس کا ہاتھ پکڑ کر نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اسے
ریشم کا حُلّہ پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج رکھا جائیگا
اور اسے فرشتے کے پیالے سے پانی پلائے گا۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۶۴/۵)

جان بوجھ کر قرآن پر عمل نہ کرنے پر وعید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے معانی اور مقصد کو جانتے لیکن عمل نہ کرے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۵)

قرآن کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ربّ العالمین کا کلام ہے، وہ اس سے ہے۔ اور قرآن کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۵)

قرآن کی ترتیب

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، امر و نہی، حلال، حرام، محکم، متشابہات اور مثالوں پر۔ اس کے حلال کو حلال سمجھو اور اس کے حرام کو حرام۔ جو تمہیں حکم ہو، اس پر عمل کرو اور جس سے تمہیں منع کرے، اس سے باز آجاؤ۔ اسکی محکمات پر عمل کرو اور اس کے متشابہات پر ایمان لاؤ اور کہو یہ تمام ہمارے ربّ کا حکم ہے، ہم اس پر ایمان لائے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶/ ۷۹۵)

دُنیا کے چار غریب (اجنبی یا پردیسی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دُنیا میں چار غریب ہیں ۱۔ ظالم کے پیٹ میں قرآن مجید ۲۔ محلے میں مسجد جس میں کوئی نمازی نہ ہو ۳۔ گھر میں قرآن مجید لیکن پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ ۴۔ بُری قوم میں ایک نیک آدمی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۶)

قرآن پڑھ کر عمل نہ کرنا سب سے بڑا گناہ ہے

حضرت ولید بن عبداللہ بن ابو مغیث رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھ پر گناہ پیش کیے گئے، ان گناہوں میں اس سے بڑا

گناہ کوئی نہیں کہ قرآن کریم کو پڑھ کر عمل نہ کرے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۹۶ ۷)

قرآنِ کریم کی تلاوت کے آداب کا بیان

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک قاصد اُن کے پاس بھیجا چنانچہ وہ گھر سے نکل آئے۔ ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی۔ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے۔ انہوں نے کہا چاہو تو گھر چلو، چاہو تو یہاں بیٹھو۔ ہم نے کہا یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیث بیان کیجئے۔

انہوں نے کہا مجھ سے روایت کی عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر

شب قرآن پڑھتا تھا (یعنی ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر نبیٔ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس ہُوا یا آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے بُلا بھیجا۔ غرض میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا ہمیں معلوم نہیں ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (صلّے اللہ علیہ وسلّم) اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہوں (یعنی ریا اور سمعہ مقصود نہیں) تب آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلّے اللہ علیہ وسلّم) میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملنے والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تُم پر حق ہے۔ اس لیے تم

حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ اختیار کرو۔ جو اللہ تعالٰی کے نبی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اِس پر میں نے عرض کیا۔ یا رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم! حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے مزید فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار ختم کیا کرو۔ مَیں نے عرض کیا یا رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم مَیں اِس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بیس روز میں ختم کیا کرو۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم! مَیں اِس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دس روز میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا یا رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم!

مَیں اِس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سات روز میں ختم کرو ، اِس سے زیادہ نہ پڑھو۔ (اِس لیے کہ اِس سے کم میں تدبّر اور تفکّرِ قرآن ممکن نہیں اور) اس لیے کہ تمہاری بیوی کا بھی تُم پر حق ہے اور تمہارے بدن کا بھی حق ہے اور تمہارے ملنے والوں کا بھی تُم پر حق ہے (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ) مَیں نے تشدّد کیا سو میرے اوپر تشدّد ہوا اور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تُم پر گراں ہوگا اور دیگر اُمورِ دین میں خلل آئے گا۔ سبحان اللہ! یہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کی شفقت اور انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) اور حضرت عبداللہؓ نے مزید بیان کیا کہ پھر مَیں اسی حال کو پہنچا جس کا آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور جب میں بوڑھا ہوا تو مَیں نے آرزو کی کہ کاش

مَیں نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دی ہوئی رُخصت کو قبول کر لیتا۔!

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۷)

• حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ مَیں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! مَیں کتنے دنوں میں قرآنِ کریم ختم کروں؟ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مہینہ میں ایک بار۔ مَیں نے عرض کی مجھے زیادہ طاقت ہے، تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا پچیس دن میں۔ مَیں نے عرض کیا مجھے زیادہ طاقت ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بیس دن میں پڑھ۔ میں نے عرض کیا مجھے زیادہ طاقت ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا پندرہ دن میں۔ میں نے عرض کیا مجھے زیادہ طاقت ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر۔ مَیں نے

عرض کیا مجھے زیادہ طاقت ہے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم
نے فرمایا جس نے تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کیا اس
نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔

(مسند احمد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۸)

قرآن سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے

۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے
ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ کو یہ
کہتے سُنا کہ مَیں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہٗ کو
سورۃ فرقان اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا جس طرح
مَیں پڑھتا تھا اور جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم
نے مجھ کو پڑھایا تھا اور قریب تھا کہ مَیں ان پر جلدی
کر جاؤں مگر مَیں نے صبر کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے

فارغ ہوئے۔ پھر مَیں ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان
کو جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے آیا
اور عرض کیا کہ مَیں نے ان کو اس طریقہ کے خلاف
پڑھتے ہوئے سُنا جس طرح آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے
مجھے پڑھایا ہے۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم فرمایا اس کو چھوڑ دو
پھر ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھا۔ آپ صلّے اللہ
علیہ وسلّم نے فرمایا اِسی طرح آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر
مجھ سے فرمایا پڑھو۔ مَیں نے پڑھا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم
نے فرمایا۔ اِسی طرح نازل ہوا ہے۔ قرآن سات طرح پہ
نازل ہوا ہے جس طرح تُم کو آسانی ہو، پڑھو۔

(بخاری۔ مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹ / ۲۹۸)

و۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے
کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم بنی غفار کے تالاب

پر تھے۔ جبریل علیہ السّلام حاضرِ خدمت ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اُمّت کو ایک حرف پر قرآن پڑھائیں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اسکی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری اُمّت اسکی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر جبریلؑ دوبارہ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے اور کہا بیشک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی اُمّت کو دو حرفوں پر قرآن پڑھائیں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اسکی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری اُمّت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر تیسری بار جبریلؑ آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی اُمّت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھائیں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اسکی معافی اور بخشش چاہتا

ہوں اور میری اُمّت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر وہ
چوتھی بار آئے اور کہا بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے
کہ اپنی اُمّت کو سات حرفوں پر قرآن پڑھائیں اور ان
حرفوں میں سے جس پر پڑھیں گے، ٹھیک ہو گا۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۹)

قرآن کے تین قرأتوں پر نازل ہونے کا بیان

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ
رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن تین قرأتوں
پر نازل ہوا۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹۹)

قرآن کیسے پڑھا جائے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کیونکر قرأت کرتے تھے۔ یعنی قرآنِ کریم کس طرح پڑھا کرتے تھے تو انہوں نے کہا آپ صلے اللہ علیہ وسلّم حروف کو کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے پھر آپ نے بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ پڑھ کر بتایا کہ بسم اللہ میں اللہ کے الف کو کھینچتے اور رحمٰن کے الف کو کھینچتے اور رحیم کی یا کو کھینچتے۔

(صحیح بخاری / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول)

(صفحہ نمبر ۸۰۰)

دل لگنے تک قرآن کریم پڑھنے کا بیان

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تمہارا دل لگا رہے، قرآن پڑھتے رہو اور جب دل اُچاٹ ہوجائے تو نہ پڑھو۔

(صحیح بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۰)

قرآن پڑھتے وقت رونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے قرآن شریف سناؤ۔ میں نے عرض کیا بھلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کیا

سُنتے ہیں، آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر ہی تو اُتارا گیا ہے!
آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں چاہتا ہوں اسے دوسرے کی زبانی سُنوں۔ تب میں نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کی اور جب میں فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا پر پہنچا تو تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

(صحیح بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰/۸۰)

آہستہ اور بلند آواز کے ساتھ قرأت

۹- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے جناب رسُول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم کی قرأت کے متعلق پُوچھا تو انہوں نے کہا آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم بُلند آواز کے ساتھ قرأت کیا کرتے تھے۔

(سُنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰)

• ۔حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم بُلند آواز سے تلاوت کرتے تھے یا آہستہ ؟۔ انہوں نے فرمایا کبھی جہر کے ساتھ اور کبھی آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ کا شُکر ہے کہ اُس نے اِس بات میں بھی آسانی (اور گنجائش) رکھی ہے۔

(سُنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰)

قرآن کو اپنی آواز سے خوبصورت بناؤ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ قرآن کو اپنی آواز سے خوبصورت بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حُسن کو بڑھاتی ہے۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۲)

قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا

حضرت عبدالرحمٰن بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ (ایک بار) ہمارے پاس تشریف لائے۔ ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا تو انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟

مَیں نے نام بتایا تو کہنے لگے شاباش بھتیجے شاباش!
مَیں نے سُنا ہے تم قرآن نہایت خوش اِلحانی سے پڑھتے ہو۔ مَیں نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے قرآن حُزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب قرآن پڑھو تو روؤ۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنالو اور قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھا کرو۔ جو شخص قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے گا، وُہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سُنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسُنۃ جلد اوّل صفحہ (۸۰)

قرآن غمگین لہجے میں پڑھو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ !

قرآنِ کریم کی تلاوت وہ شخص اچھی طرح کرتا ہے کہ جب قرآن پڑھے تو اس کو غمگین لہجہ میں پڑھے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۲)

قرآن پڑھتے وقت خوفزدہ نظر آئے

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اچھی قرأت وہ ہے کہ جب تُو اسکو (یعنی پڑھنے والے کو) دیکھے تو معلوم ہو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۲)

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی ترتیل و تجوید سے قرآن سیکھو اور پڑھو)

(المستدرک للحاکم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳ / ۲-۸)

قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجوں اور عرب کی آوازوں میں پڑھو اور اپنے آپ کو عشقیہ نغموں اور اہلِ کتاب کے طریقوں میں قرآن پڑھنے سے بچاؤ اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو بنا بنا کر پڑھے گی یعنی نغموں میں گا گا کر جس طرح راگ اور نوحے اور نغمے پڑھے جاتے ہیں

اور حالت یہ ہو گی کہ قرآن ان کے حلقوں سے آگے
نہ جائے گا یعنی دل پر کوئی اثر نہ کرے گا یا وہ قبول نہ کیا
جائے گا۔ ان لوگوں کے دل فتنہ میں پڑے ہوں گے
اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو یہ گا کر پڑھنا اچھا
معلوم ہو گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العلم لسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۳)

قرآن کو بنا بنا کر پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے
اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی
لوگ بھی تھے اور عجمی بھی یعنی غیر عرب بھی۔ آپؐ نے
فرمایا پڑھو، ہر شخص اچھا پڑھتا ہے اور عنقریب

ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جس طرح سیدھا کیا جاتا ہے تیر۔ یعنی اسکو خوب آراستہ کریں گی اور قرآن کے الفاظ و کلمات کو خوب بنا بنا کر پڑھیں گی۔ یہ قومیں جلدی کریں گی یعنی قرآن پڑھنے کا بدلہ پانے میں یعنی دُنیا میں اس کا بدلہ پالیں گی اور آخرت کے لیے کُچھ نہ رکھیں گی یعنی قرآن پڑھنے کا ثواب اور فائدہ ان کے پیشِ نظر نہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العلم بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۸۰۳)

قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرو

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے اہلِ قرآن! یعنی نہ تکیہ کرو تُم قرآن سے یعنی اس سے غافل

نہ ہو جاؤ اور پڑھو قرآن کو رات اور دن میں جس طرح کہ اسکو پڑھنا چاہیئے یعنی خوب غور کر کے اور سمجھ کر۔ اور پھیلاؤ قرآن کو یعنی پڑھا کر، تفسیر کر کے اور لوگوں کو سُنا کر اور خوش آوازی سے پڑھو قرآن کو اور جو کچھ قرآن کے اندر ہے، غور کرو اس پر تاکہ تمہیں فلاح و کامیابی نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو یعنی اس کا ثواب دُنیا ہی میں پا لینے کا خیال نہ کرو اس لیے کہ اس کا بڑا ثواب آخرت میں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۸)

قرآن کا مؤکّل (فرشتہ)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ

قرآن کا مؤکل ہے، جو عجمی یا عربی شخص قرآن کو پڑھے اور صحیح طریقے سے نہ پڑھے تو وہ فرشتہ اسے صحیح کر دیتا ہے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۴)

و۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کوئی شخص قرآن پڑھے اور اس میں غلطی کرے یا اِعراب صحیح نہ ہو یا پڑھنے والا عجمی ہو تو فرشتہ اسی طرح لکھ دے گا جس طرح قرآن نازل ہوا

(کنز العمال کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۴)

قرآنِ کریم حفظ کرنے کے فضائل

حافظِ قرآن کی فضیلت

و- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن کی تلاوت کرے گا اور اسکو حفظ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل کرے گا اور اس کے دس رشتہ داروں کا اسکو شفیع بنائیگا جن کے لیے دوزخ ضروری ہو گئی ہوگی

(سُنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۵)

و- حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب قرآن کا حافظ فوت ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ زمین کو وحی فرماتے ہیں

کہ اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ زمین کہتی ہے اے مولیٰ! میں کیسے اس کا گوشت کھا سکتی ہوں حالانکہ تیرا کلام اس کے دماغ میں ہے!

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۵)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن ایک دُبلے آدمی کی طرح اُٹھے گا اور حافظِ قرآن سے کہے گا تُو مجھے پہچانتا ہے؟ میں وُہ ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا اور دوپہر کو پیاسا رکھا، تیری رگوں کو خشک کیا، ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور میں آج تیرے لیے ہر تاجر کے پیچھے ہوں (یعنی ہر تاجر سے بڑھ کر) اس کے دائیں ہاتھ میں مُلک دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ میں خُلد اور ہمیشگی، اور اس کے سر پر

وقار کا تاج رکھا جائیگا۔ اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے، دُنیا و ما فیہا کی اس کے مقابلے میں کوئی قیمت نہیں ہوگی۔ وہ کہیں گے اے پروردگار! یہ ہمارے لیے کہاں سے آئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا تمہارے اپنے بچے کو قرآن کی تعلیم دینے کی وجہ سے

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۶/۸۰۵)

و۔ حضرت حُسین بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن حفّاظِ قرآن اہلِ جنّت کے سردار ہوں گے۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۶)

و۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے قرآن کو پڑھا پھر وہ یاد کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو اس کے

پاس ایک فرشتہ آئے گا جو اسے قبر میں تعلیم دے گا اور وہ اللہ سبحانہ، سے اِس حال میں ملے گا کہ قرآن پاک یاد کر چکا ہو گا۔

(کنز العمال / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۶)

قرآن پڑھنے کے بعد بھول جانے پر وعید

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پھر بھُول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے اِس حال میں مُلاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو گا۔

(سُنن دارمی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۶)

حاملِ قرآن بزرگ لوگ ہیں

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بزرگ لوگ قرآن کے حامل (حافظِ قرآن) قرآن کے ساتھی (رات کو قرآن پڑھنے والے) اور رات کے ساتھی (شب بیدار) ہیں۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۰۶/۸۰۷)

حُفّاظِ قرآن کی فضیلت

و۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قرآنِ کریم کے اُٹھانے والو! آسمان والے تمہیں اللہ کے پاس یاد کرتے ہیں لہٰذا تم اسکی کتاب کی تعظیم و توقیر کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، وہ تمہاری محبت کو زیادہ

کر دے گا اور اپنے بندوں میں سے تمہیں محبوب بنائے گا۔

(کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۸۰۷)

و۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ قرآن کا حافظ جس کو قرآن ازبر یاد ہے وہ تمام جہان سے غنی ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۸۰۷)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی عزّت کرو۔ جس نے اُن کی عزّت کی، اُس نے میری عزّت کی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۸۰۷)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی ہر قرآن کے ختم ہونے پر ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے لیے بہشت میں ایک ایسا درخت لگایا جاتا ہے کہ اگر ایک کوّا اُڑتا اُڑتا بوڑھا ہو جائے تو اسکی جڑ سے آخری شاخ تک نہیں پہنچ سکتا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۰۷)

قرآنِ عظیم کی سورتوں کے فضائل کا بیان

سُورۃ الفاتحہ

و۔ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ
مَیں ایک دن (مسجد نبویؐ) میں نماز ادا کر رہا تھا کہ جناب
رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھے طلب فرمایا۔ میں نماز
سے فارغ ہو کر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم!
مَیں نماز میں تھا اس لیے حاضر ہونے میں تاخیر ہوئی۔ آپ
صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا
کہ "جب تم کو اللہ اور اس کا رسُولؐ بلائے تو فوراً خدمت
میں پہنچو"۔ اس کے بعد آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے
ارشاد فرمایا۔ مَیں تم کو قرآن کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا

کہ جو ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے تو فرمایا کہ وہ الحمد کی سورت ہے اسکو سبع مثانی کہتے ہیں اور یہی وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۲)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک دن جبریل علیہ السّلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سُنی دروازہ کھلنے کی۔ جبریلؑ نے اپنا سر اُٹھایا اور کہا کہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا مگر آج کے دن۔ پھر اس سے ایک فرشتہ اُترا۔ اور (جبریلؑ نے کہا یہ فرشتہ جو زمین پر اُترا ہے، کبھی نہیں اُترا سوائے آج کے۔ اور اُس نے سلام کیا آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو اور کہا خوشخبری ہو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کو دو نوروں کی جو کہ

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیے گئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبیؑ کو نہیں ملے سوائے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ ایک سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرے سورۃ بقرہ کا خاتمہ۔ کوئی حرف اس میں نہ پڑھو گے کہ اسکی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳/۸۲۲)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اُبّی بن کعب رضی اللہ عنہٗ کے پاس سے گزرے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابیّ، ابیّ! وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجّہ تو ہوئے مگر جواب نہیں دیا اور ہلکی (یعنی مختصر) نماز پڑھ کر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف

مُڑے اور عرض کیا ۔ السّلام علیک یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ۔ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ وعلیک السّلام ابیؓ ! جب میں نے تمہیں پکارا تو تُم نے جواب کیوں نہیں دیا ؟ انہوں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ! میں نماز میں تھا ۔ حُضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھ پر جو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہے کیا اس میں تمہیں یہ حکم نہیں ملا ۔ اللہ اور اسکے رسُولؐ کی پکار کا جواب دو جبکہ وہ زندگی عطا کرنے کیلیے تمہیں بلائیں [1] ۔ حضرت ابیؓ رضی اللہ عنہٗ نے جواب دیا ہاں ۔ یہ حکم تو مَیں نے قرآن میں دیکھا ہے اور آئندہ انشاءاللہ ایسا نہ کروں گا ۔

---

[1] : سُورۃ الانفال آیت ۲۴

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت بتاؤں جس کی مثال نہ توراۃ میں اُتری نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اور یہ سات (آیتیں) ہیں مثانی (بار بار دہرائی جانے والی قرآن عظیم میں سے، اُس قرآنِ عظیم میں سے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۳)

و۔ حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم پانی بہا رہے تھے۔ میں نے کہا السّلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر کہا السّلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! آپ نے جواب نہ دیا۔ چنانچہ آپ چلنے لگے

تو مَیں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلتا گیا۔ آپ اپنے گھر مُبارک میں داخل ہو گئے اور مَیں مسجد میں چلا گیا۔ چنانچہ میں مغموم اور رنجیدہ ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نہا دھو کر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ، وعلیک السلام و رحمۃ اللہ، وعلیک السلام و رحمۃ اللہ۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بن جابر! مَیں تجھے قرآن کی بہترین سورت نہ بتاؤں؛ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ الحمدللہ رب العٰلمین آخر تک (پوری سورت) پڑھا کر۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۴)

و۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو سات آیتیں مثانی جو بہت لمبی ہیں (یعنی ان کے معانی لمبے ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) عطا کی گئیں۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو چھ آیتیں ملی تھیں اور جب انہوں نے غصّہ میں آکر تختیاں (جن پر توراۃ لکھی ہوئی تھی) زمین پر ڈال دیں تو دو آیتیں اُٹھ گیئں اور چار باقی رہ گیئں۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۴)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے، وہ لنڈورا ہے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۴)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ہر ذی شان کام جو اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا اور بے برکت ہوتا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۸۲۴)

• حضرت عبداللہ مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
فاتحۃ الکتاب یعنی سورۃ الحمد ہر بیماری سے شفا ہے۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۵)

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی گئی اور یہ سات آیات ہیں (ہر رکعت میں) پڑھی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۲۵)

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۃ فاتحہ

قرآن کی جڑ ہے اور کتاب کی جڑ ہے اور سبع مثانی ہے (اسمیں سات آیات ہیں جو بار بار ہر نماز میں دہرائی جاتی ہیں یا جن میں اللہ کی حمد و ثنا ہے۔ وہ سات آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے بغیر۔ اس صورت میں صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ چھٹی آیت ہو گی اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ساتویں آیت)

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۲۵)

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں کسی منزل پر ٹھہرے۔ ایک آدمی آپؐ کے پہلو میں آیا۔ آپنے اس کی طرف توجّہ فرمائی اور فرمایا کیا میں تجھے قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت نہ بتاؤں؟ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر سنائی۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۲۵)

و۔ حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ ایسی جزا اور ثواب دیتی ہے کہ اس کے برابر سارے قرآن میں کوئی اور سُورۃ نہیں دیتی۔ اگر میزان کے ایک پلڑے میں سورۃ فاتحہ رکھی جائے اور دوسرے پلڑے میں قرآن رکھا جائے تو سورۃ فاتحہ باقی قرآن سے سات گُنا زیادہ وزنی ہو گی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۵)

و۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدُری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ زہر سے شفا دینے والی چیز ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۶)

و۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ

رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ چار چیزیں عرش کے نیچے کے خزانوں سے نازل ہوئیں۔ سورۃ فاتحہ ، آیتہ الکرسی ، سورۃ بقرہ کی آخری آیات اور سورۃ کوثر۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۶)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے مجھے عطا کیا جو مجھ پر احسان کیا۔ (فرمایا) میں دیتا ہوں تجھے سورۃ الفاتحہ اور یہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ہے اور پھر میں نے اس کو اپنے اور تیرے درمیان بانٹ دیا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۶)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ جو مہتم بالشان کام شروع کیا جائے اور اسمیں الحمد اور درود نہ پڑھا جائے، وہ دُم بریدہ ہے اور بے برکت ہے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۶)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سورۃ فاتحہ جیسی سورۃ نہ توراۃ میں اور نہ ہی انجیل میں ہے اور یہی سبع مثانی ہے اور یہی بانٹی ہوئی ہے میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان، اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگتا ہے۔

(کنز العمال/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۶)

و۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھے گا گویا اُس نے قرآنِ کریم کا تہائی حصّہ پڑھا۔

(کنز العمال/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۷)

و۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حُضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قطعی فیصلے کے مطابق ایک قوم کے لوگوں پہ عذاب

بھیجنے والے ہوں گے کہ اسی اثنا میں کوئی بچہ قرآن میں سے الحمدللہ رب العالمین (سورۃ فاتحہ) پڑھے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اِس سورۃ کو سُن کر (اسکی برکت سے) لوگوں سے عذاب کو چالیس سال تک ملتوی کر دے گا (یعنی ٹال دیگا)

(تفسیر الکشاف مع للعاکشیہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۲)

سُورۃ البقرۃ

۶۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے اور گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا۔ اچانک گھوڑا بِدکنے لگا۔ وہ چُپکے ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پھر وہ خاموش ہو گئے تو وہ ٹھہر گیا۔ پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس کے بعد ابنِ حضیرؓ رُک گئے۔ چونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے

کے قریب سو رہا تھا، انہیں ڈر ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کو وہاں سے ہٹا لیا اور آسمان کی طرف نظر دوڑائی تو آسمان دکھائی نہ دیا بلکہ ایک ابر جس میں روشنیاں چمک رہی تھیں، اوپر اُٹھتا ہوا نظر آیا۔

صُبح کو جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے آکر پُورا قصّہ بیان کیا۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے ابنِ حضیرؓ! تم برابر پڑھتے رہتے تو اچھا تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا۔ مجھے ڈر لگا کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے اس لیے میں یحییٰ کی طرف متوجّہ ہو گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک عجیب چھتری سی جس میں بہت سے چراغ لگے ہوئے تھے، دکھائی دی۔ پھر جب مَیں باہر نکل آیا تو وہ مجھے دکھائی نہ دی۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا

تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا؟ ابنِ حضیرؓ نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سُن کر تیرے پاس آ گئے تھے۔ اگر تُو صُبح تک پڑھے جاتا تو لوگ انہیں صاف دیکھ لیتے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۸ / ۸۲۷)

۹۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا اور دو چمکتی سورتیں پڑھو، سورۃ البقرہ اور سورۃ آلعمران، اس لیے کہ وہ میدانِ قیامت میں آئیں گی گویا وہ بادل ہیں یا دو سائبان یا اُڑتے پرندوں کی دو ٹُکڑیاں۔ اور وہ محبّت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی جانب سے۔ اور سورۃ بقرہ پڑھو کہ لینا (یعنی پڑھنا) اس کا

برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(صحیح مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۸)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے، اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۸)

و۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا جب تُو کسی مکان میں سورۃ بقرہ پڑھ رہا ہو تو شیطان سُن کر وہاں سے نکل جاتا ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۸)

و۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر چیز کی چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی (یعنی اعلےٰ حصّہ) سورۃ البقرہ ہے جو اس کو اپنے گھر میں رات کو پڑھے تو اس کے گھر میں تین دن تک شیطان داخل نہیں ہوگا

(موارد الظمآن / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۸)

• حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ لبقرہ پڑھی جائے، اس سے شیطان گوز کرتا ہوا نکل بھاگتا ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۸/۹)

• حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ ہر چیز کی چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ لبقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصّل ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۹)

و۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ قرآن کا خیمہ (ڈیرہ) ہے۔ اسے سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا باعثِ برکت ہے اور اسے چھوڑ دینا باعثِ حسرت ہے۔ اسے باطل لوگ نہیں سیکھ سکیں گے۔ عرض کیا گیا باطل لوگ کون ہیں ؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جادوگر

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۹)

سورۃ آلعمران

و۔ حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے سورۃ آلعمران کی تلاوت کی، وہ اسکی ہر آیت کے بدلے جہنّم کے پُل سے بچایا جائیگا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۹)

۹۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص
نے سورۃ آلعمران جمعہ کے روز تلاوت کی، اللہ تعالے
اور اس کے فرشتے اس پر غروبِ آفتاب تک رحمت
بھیجتے رہتے ہیں۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲۹)

سورۃ النساء

جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص
نے سورۃ النساء تلاوت کی گویا اس نے ترکے کا
مال ہر مسلمان مرد اور عورت پر خیرات کر دیا اور اسے
اس شخص کے مانند ثواب ملتا ہے جو کسی غلام کو آزاد
کرنے کے لیے خرید لے نیز وہ شرک سے ہمیشہ محفوظ

رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی مشیّت میں ان لوگوں میں شمار
ہو گا جنہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۰)

سورۃ المائدہ

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے
کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص
سورۃ مائدہ پڑھتا ہے، اسے دس نیکیاں بطور ثواب کے
دی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔
اور تمام یہودی اور عیسائی جو دُنیا میں سانس لیتے ہیں،
انکی تعداد کے برابر دس دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۰)

سُورۃ الانعام

حضرت اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھُ پر سورۃ انعام یکبارگی نازل کی گئی ہے۔ اسے ستّر ہزار فرشتے مزے لے لے کر تسبیح و تحمید کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پس جو شخص سورۃ انعام پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت و سلام نازل کریگا اور ستّر ہزار فرشتے سورۃ انعام کی ہر آیت کے برابر دن رات اس کیلیے استغفار کیا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳)

سورۃ الاعراف

جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص نے

سورۂ اعراف تلاوت کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور ابلیس کے درمیان آڑ کر دے گا (یعنی پردہ حائل کر دے گا) اور حضرت آدم علیہ السّلام قیامت کے دن اس کے لیے سفارش کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۰/۳۱)

سُورۃ انفال

جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ انفال اور سورۃ برائت پڑھے گا تو مَیں قیامت کے دِن اُس کے لیے شفیع (سفارشی) بنوں گا اور گواہ بنوں گا کہ یہ نفاق سے بیزار ہے اور ہر منافق مرد و عورت کی تعداد کے برابر اسے دس دس نیکیاں دی جائیں گی اور عرش اور اس کے اُٹھانے والے فرشتے اس شخص کی دُنیاوی

زندگی کے ایّام میں اس کے لیے بخشش طلب کرتے رہیں گے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۱)

سُورۃ التوبہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ قرآنِ کریم مجھ پر آیت آیت اور حرف حرف ہوکر نازل کیا گیا، صرف سورۃ برأت (سورۃ توبہ) اور قل ہو اللہ احد ایسی دو سُورتیں ہیں جو مجھ پر بیک وقت مکمل نازل کی گئیں اور انکے ساتھ ستّر ہزار فرشتے تھے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۱)

سورۃ یونس

جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ یونس پڑھی، اُسے حضرتِ یونس علیہ السلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کی تعداد کے برابر دس دس نیکیاں دی جائیں گی۔ اور فرعون کے ساتھ ڈوبنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں دی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۱/۲)

سورۃ ھُود

جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ ہُود پڑھے گا، اس کے لیے حضرت نُوح، حضرت ہُود حضرت صالح، حضرت شُعیب، حضرت لُوط، حضرت

ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں اور جھٹلانے والوں کی تعداد کے برابر ثواب میں دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور قیامت کے دن وہ سعادت مندوں میں شمار کیا جائے گا اِنشاء اللہ تعالےٰ

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۲)

سُورۃ یوسف

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ یوسف اپنے اہل وعیال کو سکھاؤ کیونکہ جو مسلمان اسکی تلاوت کرتا ہے اور اہل وعیال اور اپنے ماتحت لوگوں کو یہ سُورت سکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے قوت دے گا کہ وہ کسی مسلمان سے حسد نہ کرے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۲)

سورۃ الرعد

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ رعد پڑھے گا، اسے تمام گذشتہ اور قیامت تک پیدا ہونے والے بادلوں کے وزن کے برابر دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی اور قیامت کے دن کے عہد کو ماننے والوں یعنی مومنوں میں سے اُٹھایا جائے گا۔

(تفسیر الکشاف رکتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۲/۸۳۳)

سورۃ ابراہیم

جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سُورۃ ابراہیم پڑھے گا، اسے تمام بُت پرستوں اور بُتوں کی پُوجا نہ کرنے والوں کی تعداد کے برابر دس دس نیکیاں

دی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۳)

سُورۃ الحجر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ حجر پڑھے گا، اس کے لیے مہاجرین و انصار اور محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلّم) سے اِستہزاء (مذاق) کرنے والوں کی تعداد کے برابر دس دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۳)

سُورۃ النحل

جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ

النحل پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے دُنیا میں عطا کردہ انعامات کا حساب نہ لے گا اگر وہ شخص اس دن یا رات میں مر گیا جس میں یہ تلاوت کی ہو گی تو اسے اس شخص کی طرح ثواب ملے گا جو نیک وصیّت کر کے اِنتقال کرے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۳)

سورۃ بنی اسرائیل

حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ بنی اسرائیل پڑھے اور اس کا دل والدین کے ذکر کے وقت نرم ہو گیا ہو تو اس کے لیے جنّت میں قِنطار (خزانہ) ہو گا (اور قِنطار ایک ہزار اوقیہ اور دو سو اوقیہ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلِ عام سے اور بڑا انعام عطا فرمائے)

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۴)

سورۃ الکہف

و۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے ایک طرف گھوڑا رسّوں سے بندھا تھا۔ اس شخص پر بادل چھا گیا اور اسکے قریب آنے لگا (تو گھوڑا بدکنے لگا) صبح کو جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ سکینہ تھا جو قرآن کے باعث اترا تھا۔ (سکینہ بمعنی فرشتہ۔ سکون و طمانیت)

(صیحح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۴)

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے سورۃ کہف کی اوّل دس آیتیں یاد کیں، وہ دجّال کے فتنہ سے بچایا گیا۔ (صیحح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۴)

و۔ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ جس نے سورۃ الکہف کی دس آیتیں پڑھیں، اسے دجّال کا خوف نہیں ہو گا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۴)

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص سُورۃ کہف کی ابتدائی تین آیات تلاوت کرے گا، وہ دجّال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۵)

و۔ حضرت زر بن جلیش رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے سورہ کہف کے آخری حصّہ کو اس لیے پڑھا کہ اسے رات کے فلاں حصّے میں جاگنا ہے تو اُسے اُسی وقت بیداری نصیب ہو گی۔ حضرت عبدہٗ فرماتے

ہیں کہ ہم نے اِس کا تجربہ کیا اور اسے اسی طرح پایا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۵)

۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہٗ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ کہف کا پہلا اور آخری حصّہ پڑھے گا تو وہ اس کے لیے سر سے پاؤں تک نُور ہو جائیگا اور جو پوری سورۃ پڑھے گا تو وہ اس کے لیے زمین سے آسمان تک نُور ہو جائے گی۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۵)

۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کو اس طرح پڑھے جس طرح وہ اُتری ہے تو وہ اس کے لیے اس کی (پڑھنے کی) جگہ سے مکّہ تک نُور ہو گی

اور جو اسکی آخری دس آیتیں پڑھتا ہے تو جب دجّال ظاہر ہوگا، اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ اور جس نے وضو کیا، پھر کہا سُبحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنتَ اَستَغفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ ، لکھا جائیگا کاغذ پر اور اس پر مُہر لگائی جائے گی پس نہیں ٹُوٹے گی (یہ مُہر) قیامت کے دن تک

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۵/۶)

و۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تورات میں سُورۃ کہف کو حائلہ کے نام سے پکارا جاتا ہے جو اپنے قاری کو اپنے اور دوزخ کے درمیان گھیر لیتی ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۶)

و۔ حضرت نضر بن شمیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

بستر پر جاتے وقت یعنی سوتے وقت قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ پڑھے تو وہ اس کے لیے مکّہ مکرّمہ تک چمکتا ہوا نُور بن جائیگا بستر سے اُٹھنے تک اس نُور کے گرد دوسرے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے، اگر اس شخص کا بستر مکّہ میں ہو تو بیتِ معمُور تک چمکتا ہوا نُور بن جائے گا۔ اس نُور کے چاروں طرف فرشتے اس کے بیدار ہونے تک رحمت بھیجتے رہیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۳۶)

سُورۃ مریمؑ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ مریم پڑھے گا اسے زکریا، یحییٰ، مریم، عیسیٰ، ابراہیم

ہارون، اسماعیل اور ادریس علیہم السّلام کے ماننے اور نہ ماننے والوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی نیز دُنیا میں اللہ سے دُعا کرنے اور نہ کرنے والوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی

تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل/۸۳۶)

سُورۃ طٰہٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰسین کو پڑھا۔ جب فرشتوں نے ان سورتوں کو سُنا تو کہا مُبارک ہے وہ قوم جس پر اُتارا جائیگا یہ قرآن یعنی یہ دونوں سُورتیں اور مُبارک ہیں وہ

دل جو اُٹھائیں گے یعنی یاد کریں گے اِن سُورتوں کو اور مُبارک ہیں وہ زبانیں جو پڑھیں گی اِس (قرآن کو یا اِن سُورتوں) کو۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۷)

سُورۃ انبیاء

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ (یعنی سورۃ انبیاء) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کا حساب آسان لے گا (یعنی اسے بخش دے گا) اور اس سے ہر وہ نبیؑ جس کا نام قرآن میں مذکور ہے، مُصافحہ کرے گا اور اس پر سلام کرے گا۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۷/۸)

سُورۃ الحج

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ حج پڑھے گا، اسے تمام حاجیوں اور عُمرہ کرنے والوں کے گذشتہ و آئندہ تمام حجّوں اور عُمروں کا ثواب دیا جائیگا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۸)

سُورۃ المومنُون

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے نزدیک بیٹھے ہوئے اشخاص کو شہد کی مکّھیوں کی آواز جیسی آواز سنائی دیتی

تھی- ایک بار ایسے ہی موقع پر ہم کچھ دیر ٹھہر گئے-آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی- "اے اللہ ہمیں زیادہ دے، کمی نہ کر- ہم پر اِکرام فرما، اہانت نہ کر- ہمیں عنایت فرما، محروم نہ کر- ہمیں ترجیح دے ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے- ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر" پھر فرمایا مجھ پر دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص انہیں قائم کرے گا، جنّت میں داخل ہو گا- پھر آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ شروع کر کے دس آیات تک تلاوت فرمائی-

(جامع ترمذی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۸)

سُورۃ النُور

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ نور پڑھے گا، اسے گزشتہ اور آئندہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۹)

سُورۃ الفُرقان

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سُورۃ فُرقان پڑھی، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں مُلاقات کرے گا کہ زندگی میں اُسے قیامت کے واقع ہونے پر پُختہ اِیمان رہ چکا ہوگا۔ چنانچہ وہ بے دریغ جنّت میں داخل کر دیا جائیگا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۳۹)

سورۃ شعراء

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ شعرأ پڑھے گا اسے حضرت نوح، حضرت ہُود، حضرت شعیب، حضرت صالح اور حضرت ابراہیم علیہم السّلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں اور حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے نہ ماننے والوں اور حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں حاصل ہوں گی۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۳۹)

سورۃ النمل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص سورۃ طٰس سلیمان (یعنی سورۃ نمل) تلاوت کرے گا، اسے حضرت سلیمان، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں ملیں گی اور اپنی قبر سے لااِلٰہ الا اللہ پکارتا ہوا اُٹھے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۰)

سورۃ القصص

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ طٰسم القصص پڑھی، اسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کی تعداد کے مطابق

ثواب ملے گا۔اور کوئی فرشتہ نہیں جو قیامت کے دن اس کے صادق (سچّا) ہونے کی گواہی نہ دے۔اللہ کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۰)

سورۃ العنکبوت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورہ عنکبوت پڑھے گا، اسے تمام مومنوں اور منافقوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں ملیں گی۔

تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۰/۸۴۱)

سُورۃ الرُّومؑ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص
سُورۂ رُوم پڑھے، اسے زمین و آسمان کے تمام فرشتوں
کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں ملیں گی اور جو کچھ
اُس نے دن رات میں ضائع کیا ہے، اسے بھی حاصل
کر لے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۱۸)

سورۃ لُقمانؑ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

سورۃ لُقمان پڑھے گا تو حضرت لُقمان علیہ السّلام قیامت
کے دن اس کے رفیق بنیں گے اور اسے نیک کام
کرنے والوں اور بُرے کاموں سے بچنے والوں کی تعداد
کے برابر دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۸۴)

سورۃ السجدہ

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے کہا نجات دینے والی سُورت پڑھو اور وہ
سورۃ الم تنزیل ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسکو ایک
شخص پڑھتا تھا اور اسکے سوا کچھ اور نہ پڑھتا تھا اور
بڑا گُنہ گار تھا تو اِس سُورہ نے اُس پر اپنے بازو پھیلا
کر کہا! الٰہی! اسکو بخش دے کیونکہ یہ مجھ کو پڑھا کرتا تھا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسکی اس کے بارے میں سفارش قبول فرمائی اور کہا اس کے لیے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھو اور اس کے درجے بڑھا دو۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۲/۸۴۱)

۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص الم تنزیل اپنے گھر میں پڑھے تو اس کے گھر میں تین دن تک شیطان داخل نہ ہو گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۲)

۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص الم تنزیل اور سورۃ مُلک پڑھے گا تو اسے لیلۃ القدر میں عبادت کرنے والے کے مانند ثواب ملے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۲)

و۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سورۃ السجدہ اور الملک پڑھے گا، اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے ستر درجے بلند کیے جائیں گے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۲)

و۔ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سورۃ الم سجدہ قبر میں اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑے گی کہ الٰہی! اگر میں تیری کتاب کی سورۃ ہوں تو اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کی سورۃ نہیں ہوں تو مجھے اس میں سے ہٹا دے اور پرندے کی طرح اس پر اپنے بازو کر دے گی اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور سورۃ الملک کے بارے میں بھی

ایسا ہی کہا۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔

(سنن دارمی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۲/۳)

سورۃ الاحزاب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ احزاب پڑھے اور اپنے اہل و عیال اور ماتحت لوگوں کو سکھائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرمالیں گے۔ (تفسیر الکشاف/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۳)

سورۃ سبا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورت سبا پڑھے گا تو کوئی رسولؑ اور کوئی نبیؑ ایسا نہ ہوگا جو اس کا رفیق نہ بنے اور اس سے مصافحہ نہ کرے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۳)

سورۃ فاطر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ ملائکہ (فاطر) پڑھے گا تو اسے جنّت کے آٹھوں دروازے آواز دیں گے کہ "جس دروازے سے چاہے، تُو داخل ہو جا"۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۳)

سورۃ یٰسین

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب

رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ جس نے اسکو پڑھا گویا دس مرتبہ قرآن شریف پڑھا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴۴۸)

و۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سورۃ یٰسین کی رضائے الٰہی کے لیے تلاوت پچھلے گناہوں سے معافی کی ضمانت ہے، اسے اپنے مُردوں پر تلاوت کرو۔

(کنز العمال بالسنۃ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴۴۸)

و۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تورات میں ایک سورۃ کو عزیزہ کہہ کر پکارا جاتا ہے اور اسکی تلاوت کرنے والے کو عزیز۔ اور وہ سورۃ یٰسین ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴۴۸)

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرآن میں ایک سورت ہے جو اس کے پڑھنے والے کے لیے شفاعت (سفارش) کرتی ہے اور اس کے سننے والے کے لیے بخشش مانگتی ہے یاد رکھو وہ سورۃ یٰسین ہے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۴)

و۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا جس نے شروع رات میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے سورۃ یٰسٓ پڑھی، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور انہوں نے کہا مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ (اس کا پڑھنا) سارے قرآن کے برابر ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۴)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
یٰسین اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی، وہ اسی
رات بخش دیا جاتا ہے۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۵)

سورۃ الصّٰفّٰت

و۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے
سورۃ یٰسین اور صافات کو جمعہ کے دن تلاوت کیا،
پھر اللہ سبحانہ، سے جو کچھ مانگے گا، اسے ملے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۵)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے
کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

سورۃ وَالصّٰفّٰت پڑھے، اسے تمام جنّوں اور شیطانوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کی جائیں گی اور اس سے متکبّر شیاطین دُور ہو جائیں گے، شرک سے وہ بری ہو جائے گا اور قیامت کے دن اس کے دونوں محافظ فرشتے اس کے لیے گواہی دیں گے کہ وہ شخص پیغمبروں پر ایمان رکھنے والا تھا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۵)

سورہ صٓ

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ صٓ پڑھے، اس کے لیے ان تمام پہاڑوں کے وزن کے مطابق، جو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام

کے لیے مسخّر کیے تھے ، دس دس نیکیاں ملیں گی اور اللہ تعالیٰ اسے صغیرہ و کبیرہ گناہوں پر اِصرار کرنے سے بچائے گا۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۵/۶)

سُورۃ زُمر

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم جب تک سُورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زُمر نہ پڑھ لیتے، اس وقت تک نہ سوتے۔ (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۶)

سورۃ المؤمن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو صبح کو پڑھے

حٰمٓ ..... الیہ المصیر تک اور آیۃُ الکرسی، تو وہ شام تک ان دونوں کی وجہ سے محفوظ رہتا ہے اور جب شام کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہتا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۶)

۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ مومن پڑھے گا تمام نبیوں، صِدّیقوں، شہیدوں اور مومنوں کی رُوحیں اس پر رحمت بھیجیں گی اور اس کی بخشش کی دُعا کریں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۶/۷)

سورۃ حٰمٓ السجدہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ السّجدہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا کرے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب الحل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۷)

سورۃ الشُّوریٰ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھے گا، وہ ان لوگوں سے ہو جائے گا جس پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور طلبِ مغفرت اور طلبِ رحمت کرتے ہیں۔

(تفسیر الکشاف / کتاب الحل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۷)

سورۃ الزخرف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ زخرف پڑھے گا، وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جنہیں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آواز دی جائیگی "اے میرے بندو! تم پر آج نہ ڈر ہے نہ غم، جنّت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ۔"

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸/ ۸۴۷)

سورۃ الدُّخان

و- حضرت حسن رضی اللہ عنہ، سے مُرسلاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے

رات کے وقت سورۃ دُخان کو تلاوت کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۸)

و۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے حٰم الدّخان کو جمعرات یا جمعہ کے دن تلاوت کیا، اللہ تعالےٰ جنّت میں اس کے لیے محل تیار فرمائے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۸۴۸)

و۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعرات کو سورۃ دُخان تلاوت کی اسکی بخشش بھی ہوگی اور خوبصورت حُور سے نِسبت بھی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۸)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو حم الدخان کی تلاوت کرے گا، وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا مانگتے ہوں گے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۹/۸۴۸)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی رات کو سورۃ حم الدخان پڑھی، اسے بخش دیا گیا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۴۹)

سورۃ الجاثیہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ حمٓ الجاثیہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے سَتر کو ڈھانپ دے گا اور اسے قیامت کے دن خوف سے محفوظ کر لے گا۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۹)

سورۃ احقاف

حضرت ابی ابنِ کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ احقاف پڑھے گا، اس کے لیے دُنیا کی ریت کے ذرّات کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۴۹)

حمٓ سُورتوں کی فضیلت

۱۔ حضرت خلیل بن مرّہ رضی اللہ عنہٗ سے مُرسلاً روایت

ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا حمٰ سات ہیں (یعنی مومن ، سجدہ ، شُوریٰ ، زخرف ، دخان ، جاثیہ ، احقاف) اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں۔ ہر حمٰ دوزخ کے ہر دروازہ پر کھڑے ہو کر پُکارے گا یا الہٰی ! اِسے اُس سے دُور کر دے جس نے مجھے مانا اور تلاوت کی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۰)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ حمٰ قرآن مجید کے دیباچہ و خلاصہ ہیں۔

(اکنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۰)

و۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ (سات) حمٰ جنّت کی

کیاریوں میں سے ایک کیاری ہیں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

سُورۃ مُحمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ مُحمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھے گا، اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اسے جنّت کی نہروں سے پلائے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

سورۃ فتح

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں رات کے وقت چل

رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے کچھ پوچھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے انہیں جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دل میں) کہا اے عمرؓ! تیری ماں تجھے روئے، تُو نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے تین بار سوال کیا مگر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا (شاید آپ صلے اللہ علیہ وسلّم ناراض ہو گئے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے اُونٹ کو بڑھا کر لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ میں تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہ پایا تھا کہ مَیں نے سُنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے۔ میں ڈر گیا کہ کہیں میرے بارے

میں قرآن میں کوئی حکم نہ اُترا ہو۔ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سُورت اُتری ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبُوب ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ پڑھی۔ (بخاری۔ ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۸۵)

سُورۃ الحجرات

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ الحجرات پڑھے گا اسے اللہ تعالےٰ کے تمام اطاعت کرنے والوں اور نافرمانی کرنے والوں کی تعداد

کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۱/۲)

سُورۃ قٓ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ قٓ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر موت کے اوقات اور سکرات آسان کر دے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۲)

سُورۃ الذّٰریات

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے

سورۃ الذاریات پڑھی اسے اللہ تعالیٰ دُنیا کی تمام تیز اور معمولی چلنے والی ہواؤں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کرے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۲)

سُورۃ الطُّور

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ طُور پڑھے گا، اللہ پر حق ہے کہ اپنے عذاب سے اسے بچائے اور جنّت کے انعامات سے اسے نوازے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۲)

سورۃ النجم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ نجم پڑھی، اللہ تعالیٰ اسے حضرت محمدؐ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے مکّی لوگوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کرے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۳)

سورۃ القمر

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ قمر ایک دن ناغہ کر کے دوسرے دن پڑھتا رہے گا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن کرکے اُٹھائے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۳)

و۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تورات مقدّس کا کہنا ہے کہ سورۃ اِقتربت کا پڑھنے والا اس روز چمکتے چہرے والا ہوگا جس دن کہ عام لوگوں کے چہرے شب تاریک کی مانند ہوں گے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۳)

سورۃ الرّحمٰن

و۔ حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے

کہ ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۃ الرحمٰن ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

و۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، سورۃ حدید اور واقعہ اور الرحمٰن پڑھنے والا آسمانوں اور زمینوں میں فردوس کا رہنے والا پکارا جاتا ہے۔ (کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورۃ الرحمٰن پڑھے اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

سورۃ الواقعہ

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھے، وہ فاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہو اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہٗ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس سورت کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۵۴)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ اپنی عورتوں کو سورۃ واقعہ پڑھاؤ کیونکہ یہ سورۃ غنا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۵)

و۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ اب تو آپ ضعیف

ہو گئے ہیں، آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ ہُود، مُرسلٰت، عمّ یتسآئلون اور اذا الشمس نے ضعیف کر دیا۔

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۵)

سُورۃ الحدید

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سورۃ الحدید پڑھے، وہ ان میں لکھا جائیگا جو اللہ اور اسکے رسُول پر ایمان لائے۔

(تفسیر الکشاف/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۵)

سورۃ المجادلہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ مجادلہ پڑھے گا، وہ قیامت کے دن حزب اللہ (اللہ کی جماعت) میں لکھا جائیگا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۵)

سُورۃ الحشرْ

۔ حضرت یزید بن ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ حشر پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۶)

۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کا

اسمِ اعظم کیا ہے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

سورۃ حشر کی آخری (تین) آیات کو لازم کر لے - ان کو

بہت زیادہ پڑھا کر - چنانچہ میں نے اسمِ اعظم کا سوال دوبارہ

کیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے دوبارہ یہی جواب دیا - میں نے

تیسری بار یہی سوال کیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے تیسری

بار بھی یہی جواب دیا -

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۶)

سورۃ الممتحنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

سورۃ ممتحنہ پڑھے گا ، اس کے لیئے تمام مومن مرد اور

عورتیں قیامت کے دن شفاعت کرنے والے

(سفارشی) ہوں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۶)

سورۃ الصف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ الصف پڑھے، حضرت عیسٰے علیہ السّلام اس کے لیے دُعا اور بخشش مانگتے رہیں گے جب تک کہ وہ دُنیا میں ہو گا اور قیامت کے دن وہ ان کا رفیق ہو گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۷)

سُورۃ الجمُعہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سُورۃ جمُعہ پڑھے، اسے مسلمانوں کے تمام شہروں میں جمعہ میں آنے والوں اور نہ آنے والوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۷)

سُورۃ المنافقون

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سُورۃ المنافقون پڑھے گا، وہ نفاق سے بَری ہو جائے گا

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۷)

سُورۃ التغابن

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ تغابن پڑھے، اس سے اچانک ہونے والی موت اُٹھا دی جائے گی۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۷/۸)

سُورۃ الطلاق

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ طلاق پڑھے گا، وہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت پر انتقال کرے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۸)

سورۃ التحریم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ تحریم پڑھی، اللہ تعالیٰ اسے توبۃ النصوح (کی توفیق) دے گا۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۸)

سورۃ الملک

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص نے ایک قبر پر ایک خیمہ کھڑا کر لیا، اُسے علم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ اُنہوں نے سنا کہ اس کے اندر ایک انسان تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ (یعنی سورۃ مُلک) پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اُس نے سورۃ کو ختم کر لیا۔ وہ صحابیؓ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مَیں نے

ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ قبر ہے اچانک میں نے اس میں ایک شخص کو سورۃ مُلک پڑھتے سُنا یہاں تک کہ وہ اخیر تک پہنچ گیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورۃ منع کرنے والی ہے (یعنی عذابِ قبر کو روکنے والی ہے) نجات دینے والی ہے یا نجات والی ہے عذابِ قبر سے۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹/۸۵۸)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں، ایک شخص کے لیے سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا۔ اِس سورت کا نام تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۹)

و۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ سورۃ ملک ہر مسلمان کے دل میں موجود ہو۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۹)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ الملک پڑھی گویا اس نے شبِ قدر کو زندہ رکھا (یعنی شب قدر میں عبادت کی)

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵۹)

و۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔

(جامع ترمذی / سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۰/۸۵۹)

سُورۃ القلم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ قلم پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کا ثواب عطا کرے گا جن کے اس نے اچھے اخلاق پیدا کیے۔

(جامع ترمذی / سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۰)

سُورۃ الحاقہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورہ حاقہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان لے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۰)

سُورۃ المعارج

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ معارج پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کا ثواب عطا کرے گا جو اپنی امانتوں اور عہد کی رعایت کرنے والے ہیں۔ (تفسیر الکشاف/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۰/۶۱)

سُورۃ نُوحٌ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ نوح پڑھے، وہ ان مومنوں میں سے ہو گا جن کو حضرت نوح علیہ السّلام کی دعوت (توحید) پہنچی تھی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۱)

سُورۃ الجنّ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ الجنّ پڑھے گا، اس کے لیے حضرت محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم کو ماننے والوں اور نہ ماننے والوں تمام جنّات کی تعداد کے مطابق غُلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۶)

سُورۃ المزمّل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ المزّمل پڑھے، اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی

مشکلات دور فرمائے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۶۱)

سورۃ المدثر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ المدثر پڑھے اللہ تعالیٰ اسے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی مکہ میں تصدیق کرنے والوں اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۲)

سورۃ القیٰمہ

و۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص
ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے، اسکو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔
اور جو شخص ہر رات سورۃ قیامہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے
قیامت کے دن (اس طرح) ملاقات کرے گا کہ اس
شخص کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہو گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۲)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص
نے سورۃ قیامہ پڑھی، اس کے لیے میں اور جبریل علیہ السّلام
یہ گواہی دیں گے کہ وہ (دُنیا میں) روزِ قیامت پر ایمان
رکھتا تھا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۲)

سورۃ الدّھر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ دہر پڑھے گا، اس کا بدلہ جنّت میں ریشمی لباس، اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ کے ذمّے ہو گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۲)

سُورۃ المُرسلٰت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ المرسلٰت پڑھے گا، لکھا جائے گا کہ یہ شخص مُشرکوں میں نہیں ہے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۳)

سورۃ النبّا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ (سورۃ النبا) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ٹھنڈا پانی پلائے گا

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۳)

سُورۃ النازعاتؒ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص والنّازعات پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے صرف فرض نماز جتنی دیر کے لیے قبر و قیامت میں روکے گا، پھر فوراً جنّت میں داخل کر دے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۳)

سُورۃ عبس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ عَبَسَ وَتَوَلّٰیٓ پڑھے گا، وہ قیامت کے دن ہشاش بشاش چہرے سے پیش ہوگا (اسے بہشت کی خوشخبری مل جائے گی)

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۳/۴)

سُورۃ تکویر

و- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی سُورۃ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ پڑھے ، اسے اللہ تعالیٰ رسوائی

سے پناہ دیں گے جب کہ اعمال نامے پھیلائے جائیں گے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنة جلد اول صفحہ ۸۶۴)

۹۔ حضرت عبدالرحمٰن یعنی ابن یزید صنعانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سُنا کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کو اس طرح دیکھے کہ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسکو یہ سُورتیں تلاوت کرنا چاہئیں۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ، اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۸۶۴)

سورة الانفطار

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

اذا السماء انفطرت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسمان
کے ہر قطرہ کے مطابق نیکی لکھیں گے اور ہر قبر کے برابر
نیکی عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۶۴)

سورۃ التطفیف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے
کہ جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ
مطفّفین (سورۃ التطفیف) پڑھتا ہے، اللہ تعالےٰ
اسے قیامت کے دن مُہر لگائی ہوئی بہترین شراب
پلائے گا (جس سے مُشک کی خوشبو آئے گی)

تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۶۵)

سورۃ الانشقاق

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی سورۃ انشقت پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے پیٹھ پیچھے سے اعمال نامہ دینے سے پناہ میں رکھیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۵)

سورۃ البروج

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ البروج پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے تمام جمعہ اور تمام عرفہ کے دنوں کی تعداد کے مطابق، جو دنیا میں ہوں گے، دس دس نیکیاں عطا فرمائیں گے۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۶۵)

سُورۃ الطّارق

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ

الطّارق پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے آسمان کے ہر تارے

کے مطابق دس دس نیکیاں عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف رکتاب العمل بالسُنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۶)

سورۃ الاعلیٰ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سُورۃ

الاعلےٰ پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے مطابق جو حضرت

ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمدؐ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر

اللہ تعالیٰ نے اُتارے، دس دس نیکیاں عطا فرمائیں گے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۶)

و۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کو بہت پسند کرتے تھے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۶)

سُورۃ الغاشیہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حُضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ غاشیہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان لیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۶)

سورۃ الفجر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ الفجر ذی الحجہ کی دس راتوں میں پڑھے اس کی بخشش کر دی جائے گی اور جو شخص دوسرے دنوں میں (ان کے علاوہ) پڑھے اس کو قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۷)

سورۃ البلد

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے

دن اپنے غضب سے امان عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۷)

سورۃ الشمس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ الشمس پڑھے گویا اس نے ہر چیز صدقہ میں دے دی جس پر سورج اور چاند طلوع ہوا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۷)

سورۃ اللّیل

حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ الیل

پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے اتنا عطا فرمائیں گے کہ وہ راضی ہو جائیگا اور اسے تنگی سے بچائیں گے اور آسانی کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۷)

سورۃ الضحیٰ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورۃ الضحیٰ پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں شامل کریں گے جسکی شفاعت کرتے پر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہوں اور اللہ تعالیٰ اسے دس دس نیکیاں یتیم اور سائل کی تعداد کے مطابق عطا فرمائیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۸)

سورۃ الم نشرح

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السّلام آئے اور انہوں نے کہا کہ میرا ربّ اور آپؐ کا ربّ کہتا ہے کہ (کیا آپؐ جانتے ہیں کہ اُس نے) آپؐ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (حضرت جبریلؑ نے کہا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر ہوگا، (ساتھ ہی) آپؐ کا ذکر بھی ہوگا۔

(موارد الظمآن / کتاب العل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۸)

۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ پڑھے گا گویا وہ میرے پاس اس حالت میں آیا جب کہ میں غمگین تھا تو اُس نے میرا غم دُور کر دیا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۸)

سُورۃ التین

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ التین پڑھے گا، جب تک دنیا میں ہو، اللہ تعالیٰ اسے عافیت اور یقین دو خصلتیں عطا کریں گے اور جب فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے سورۃ کے پڑھنے والوں کی تعداد کے مطابق اجر عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۹)

سورۃ العلق

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ العلق پڑھے، اسکو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے تمام مُفَصّل سُورتیں پڑھیں (سورۃ ق یا حجرات سے آخر قرآن تک مفصّل سُورتیں ہیں)

و۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلے جو چیز قرآن سے نازل ہوئی وہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ ہے۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۶۹)

سورۃ القدر

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ القدر پڑھے، اسکو رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور لیلۃ القدر میں (رات بھر) جاگتے رہنے کے برابر ثواب دیا جائے گا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۔ ۸۶۹/۷)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص سورۃ القدر پڑھتا ہے اس کو چوتھا حصہ قرآن کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۔ ۸۷۰)

سورۃ البیّنۃ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ

لَمْ یَکُنْ (البیّنۃ) پڑھے، وہ قیامت کے دن مخلوقات کے بہتر لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷)

سُورۃ الزلزال

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اِذَا زُلزِلَت پڑھی، اسے قرآن کے آدھے حصہ کے برابر ثواب دیا جائیگا اور جس نے قُل یَآ اَیُّھَا الکٰفِرُوْن پڑھی اسکو چوتھا حصہ قرآن کا ثواب دیا جاتا ہے اور جس نے قُل ھُوَ اللہُ اَحَد پڑھی، اسکو تہائی حصہ قرآن پڑھنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ چار مرتبہ پڑھے گویا اس نے تمام قرآن پڑھا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سُورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھے اسکو اتنا اجر دیا جائے گا جیسے اُس نے تمام قرآن پڑھا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے قرآن پڑھائیے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جن سورتوں کے شروع میں "الرا"

آتا ہے، ان میں سے تین سورتیں یاد کر لے۔ وہ آدمی بولا کہ جناب میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان بھی سخت ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن سورتوں کے شروع میں حٰم آتا ہے، وہ پڑھ لے۔ اس نے پھر پہلی بات دُہرائی۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن سورتوں کے شروع میں سَبَّحَ آتا ہے، وہ پڑھ لے۔ اس نے پھر وہی بات دُہرائی اور بولا حضور! مجھے تو کوئی ایک جامع سورت پڑھا دیجئے۔ پھر اسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھائی۔ جب آپؐ سورۃ پڑھنے سے فارغ ہوئے تو وہ آدمی بولا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچ دے کر بھیجا ہے، مَیں کبھی بھی اس سے زیادہ نہ کروں گا اور وہ چلا گیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس آدمی نے فلاح پائی، اس آدمی نے فلاح پائی۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ وہ آیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ عید الضحیٰ کو عید مناؤں، اسکو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کے لیے عید بنایا ہے۔ وہ بولا کہ اگر میرے پاس قُربانی کا جانور نہ ہو بلکہ ایک بکری عاریۃً میرے بیٹے کی ہے، کیا میں اسکو ذبح کر دوں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نہیں۔ البتہ حجامت بنوالے اور ناخن ترشوالے اور بغل سے لے اور زیر ناف بال لے لے تو تیری اللہ کے نزدیک پُوری قربانی ہو جائے گی۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

سورۃ العادیات

حضرت ابی بن کعب بن رضی اللہ عنہ، سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایاکہ جو سورۃ
العادیات پڑھے، اسے دس دس نیکیاں اجر دیا جائیگا
ان کی تعداد کے مطابق جنہوں نے مزدلفہ میں رات
بسر کی اور جمعہ میں حاضر ہوئے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۷۲)

سُورۃ القارعہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ
القارعہ پڑھے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی

ترازو کو بھاری فرمائیں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲)

سُورۃ التکاثُر

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تُم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھے؟ صحابہ کرام رضوانِ اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کون اس کی طاقت رکھتا ہے! آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اَلھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے!

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۲)

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس

صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص ایک رات میں
ہزار آیات پڑھے، وہ اللہ تعالیٰ سے ہنستے چہرے سے
ملے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسُولَ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم!
ہزار آیات پڑھنے کی کِس میں طاقت ہے؟ تو آپ صلّے اللہ
علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْہٰکُمُ
التَّکَاثُرُ..... (اخیر تک) پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم
نے فرمایا اس ذات کی قَسم جس نے مجھے حق کے ساتھ
مبعُوث فرمایا ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک
یہ سورۃ ہزار آیتوں کے برابر ہے۔

(کنز العمال، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۸۷)

۹۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ سورۃ
الھٰکم التکاثر پڑھنے والا فرشتوں میں شُکر گزار

کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۳)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو سورۃ الھٰکم التکاثر پڑھے، اللہ تعالیٰ اس سے نعمتوں کا حساب نہیں لیں گے جو اسے دنیا میں دی گئیں اور اسے اتنا اجر دیا جائیگا گویا اس نے ہزار آیت پڑھی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۳)

سورۃ العصرؑ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو سورۃ العصر پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور وہ ان

لوگوں میں ہو گا جو باہم حق اور صبر کی وصیّت کرتے

ہیں۔ (تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۳)

سورۃ الھُمزہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو سورۃ الھمزہ

پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے دس دس نیکیاں حضرت محمدؐ رسُول

اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم اور ان کے اصحابؓ کے ساتھ تمسخر کرنے

والوں کی تعداد کے مطابق عطا کریں گے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۴)

سُورۃ الفیل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ الفیل پڑھے، اسکو اسکی زندگی میں خسف (زمین میں دھنسنے کا عذاب) اور مسخ (شکل بگڑنے کا عذاب) سے معافی مل جائے گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۴)

سورۃ القریش

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ القریش پڑھے اسکو اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطا فرمائیں گے کعبہ شریف کا طواف اور اِعتکاف کرنے والوں کی تعداد کے برابر۔

(تفسیر الکشاف کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۸۷۴)

سُورۃ الماعون

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے
کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو
شخص سورۃ ماعون پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو معاف کر دے گا
اگر وہ شخص زکواۃ ادا کرنے والا ہے۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۵)

سُورۃ الکوثر

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ
حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ کوثر
پڑھے، اسکو اللہ تعالیٰ جنّت کی نہر سے پانی پلائیں گے
اور اس کے واسطے دس عدد نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اُن

تمام بندوں کی قربانی کے برابر جنہوں نے قربانی کی یا قربانی
کریں گے نحر کے دن۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۵)

سُورۃ الکافرون

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اِذا
زُلزِلَت کی تلاوت کرے، اسے آدھے قرآن کا ثواب
بخشا جائے گا اور جو قُل یٰاَیُّھا الکٰفِرُون کی تلاوت
کرے، اُسے چوتھائی قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کیا جائے گا
اور قُل ھُوَ اللہُ اَحَد کی تلاوت کرنے والے کو تہائی
قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۵)

۹۔ حضرت ابوالحسن مہاجر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زیاد (کی حکومت) کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ آیا تو میں نے اس سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ وہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور کہا کہ میرا زانو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے زانو مُبارک سے ملا تھا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو سُنا کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ رہا ہے تو فرمایا شرک سے بری ہو گیا اور ایک شخص کو سنا کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھ رہا ہے تو فرمایا بخش دیا گیا ہے۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۶)

۹۔ حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یا رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ میں بستر پر جاتے وقت (رات کو)

پڑھ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پڑھ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ اس لیے کہ یہ (سورۃ) شرک سے بیزاری (کو ظاہر کرتی) ہے۔

(جامع ترمذی، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۷۶)

و۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اس حال میں وصال ہوا کہ وہ ان دو سورتوں کو پڑھا کرتا تھا، اس پر حساب نہ ہوگا۔ پہلی سورۃ الکافرون اور دوسری سورۃ الاخلاص۔ (کنز العمال، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۷۶)

و۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ الکافرون پڑھی گویا اس نے قرآن مجید کا چوتھائی حصہ پڑھا اور اس سے سرکش شیطان دور

ہو جاتے ہیں اور وہ شرک سے بری ہے اور اسکو بڑی گھبراہٹ سے معافی مل جائے گی۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۶)

سورۃ النصرؔ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ النّصر پڑھے، اسکو اتنا ثواب ملے گا جیسے کہ وہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ فتح مکہّ کے دن رہا۔

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۷۷)

سورۃ اللھبؔ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص سورۃ تبّت پڑھے مجھے اُمید ہے کہ اس کے درمیان اور ابولہب کے درمیان ایک گھر میں ملاپ نہ ہو گا۔

(تفسیر الکشاف/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۷)

سُورۃ الاخلاص

و۔ حضرت ابی صعصعہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے کسی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ بار بار پڑھتے سُنا صُبح کو اس نے جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آکر بیان کیا اور وہ شخص قُل ھُو اللہ احَد کو چھوٹی سُورت ہونے کی وجہ سے کمتر جانتا تھا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے

قبضے میں میری جان ہے، یہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(صحیح بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۷)

و۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم میں سے کوئی عاجز ہے اِس سے کہ رات بھر میں تہائی قرآن پڑھے؟ تو ان لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوا اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنی طاقت کس میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ اخلاص جس میں اللہ واحد الصمد کی صفات درج ہیں، تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۷/۸)

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیونکر پڑھ سکتے ہیں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۸)

۹۔ حضرت محمدؐ بن عبدالرحمٰن اپنی ماں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک لشکر کا ایک شخص کو سردار بنا کر بھیجا اور وہ شخص اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا یعنی نماز پڑھاتا تھا پس وہ نماز میں قرآت کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

پر ختم کر دیتا - جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے کیا - آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس سے پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا قُل ہُوَ اللہُ اَحَد میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور میں اسکو پڑھنا پسند کرتا ہوں - آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کر دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اسکو پسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ - جلد اوّل صفحہ ۸۷۸)

۹- حضرت انس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں قُل ہُوَ اللہُ اَحَد سے بہت محبّت رکھتا ہوں - یہ سُن کر جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس سُورۃ سے تیری محبّت تجھے جنّت میں لے جائے گی۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹/ ۸۷۸)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔

(سُنن دارمی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۹)

و۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے، اس کے لیے اس کے سبب سے جنّت میں ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص بیس مرتبہ پڑھے، اس کے لیے جنّت میں دو محل بنائے جاتے ہیں۔ اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے اس کے لیے جنّت میں تین محل بنائے جاتے ہیں۔
یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے کہا: قسم ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل ذُوالجلال والاکرم کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم! اس طرح تو ہم بہت محل جنّت میں بنالیں گے! آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے بہت وسیع ہے یعنی اس کا فضل بہت فراخ و وسیع ہے۔

(سنن دارمی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۹)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں دوسو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو تلاوت کرے گا، اسکے پچاس سال کے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے لیکن اگر مقروض ہے تو معاف نہ ہوں گے۔

انہی اسناد سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے اپنے بستر پر تو چاہیئے

کہ وہ دائیں پہلو پر لیٹے اور سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
پڑھے پس جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ
اس سے فرمائے گا اے میرے بندے! جنّت میں
داہنی طرف سے داخل ہو۔

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۷۹/۸۰)

۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک دفعہ حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ
میں سے ایک شخص سے دریافت فرمایا اے فلاں!
تُو نے عَقد کیا ہے؟ مخاطب نے جواب دیا یارسُولَ اللہ
صلّے اللہ علیہ وسلّم! میرے پاس اتنا پیسہ ہی نہیں کہ عقد کر
سکوں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ تمہیں یاد نہیں؟ جواب دیا حضور یاد تو ہے۔
فرمایا یہ تہائی قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔ پھر دریافت

فرمایا کیا تمہیں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ یاد ہے؟ مخاطب نے جواب دیا حضور، یہ بھی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا یہ چوتھائی قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔ پھر دریافت فرمایا قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ یاد ہے؟ جواب دیا یہ بھی یاد ہے۔ فرمایا اس میں بھی چوتھائی قرآن کا ثواب ہے۔ پھر فرمایا اِذَا زُلْزِلَتْ یاد ہے۔ جواب دیا جی ہاں فرمایا چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تُو نکاح کر، نکاح کر۔

(جامع ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے سُنا اور فرمایا واجب ہوئی۔ میں نے پُوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جنّت واجب ہوئی۔

(جامع ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸)

و۔ حضرت عتبہ بن حمزہ بن حبیب رضی اللہ عنہٗ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب وہ کوئی سورت پڑھ کر ختم کرتے تو اس کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص) پڑھ لیتے۔

(سنن دارمی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۸۰)

و۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی سے سُنا کہ وہ سحری کے وقت سے صبح تک قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد کی تلاوت کرتا رہا۔ نماز کے بعد وہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ آپ سے ذکر کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آدمی اس کو تھوڑا تصوّر کرتا تھا اس پہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک یہ

سورۃ قرآن کا تیسرا حصّہ ہے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

و۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسُول! صلے اللہ علیہ وسلم میرا ایک پڑوسی ہے جو رات کو تہجد پڑھتا ہے اور سوائے قل ہو اللہ احد کے اور کچھ نہیں پڑھتا۔ گویا وہ اس کو تھوڑا سمجھتا تھا، تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ سورۃ قرآن کا تیسرا حصّہ ہے

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

و۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہٗ ایک رات قل ہو اللہ احد کا وظیفہ کر رہے تھے۔ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم! کے ہاں ان کا تذکرہ ہوا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ سورۃ نصف قرآن ہے یا قرآن مجید کا تیسرا حصہ۔

(راوی کو شک ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے نصف قرآن فرمایا تھا یا تہائی)

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۸۸)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے کہ وہ تہائی قرآن کی تلاوت کرے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ نہیں کر سکتے کہ قل ہو اللہ احد

اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی

تلاوت کرلو۔

(المستدرک للحاکم، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۱)

و۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے ملا اور ہاتھ بڑھا کر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم سے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ مومن کی نجات کس بات میں ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اے عقبہ، اپنی زبان کی حفاظت کر۔ اور تیرے لیے تیرا گھر فراخ ہو۔ اور اپنے گناہ پر رویا کر۔ عقبہ کا بیان ہے کہ پھر میری ملاقات نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم سے ہوئی تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے عقبہ! کیا میں تجھے تین بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو تورات انجیل، زبور اور فرقانِ عظیم میں اُتری ہیں؟

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتائیں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اسکو مت بھولنا اور روزانہ رات کو پڑھ لیا کر، عقبہ نے کہا کئی دن سے میں ان کو بھول گیا۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے تاکیداً فرمایا کہ ان کو مت بھولنا۔ تو اب میں ان کو ہر رات پڑھ لیتا ہوں۔ پھر میری ملاقات آپ صلے اللہ علیہ وسلّم سے ہوئی تو مصافحہ کے لیے میں نے ابتدا کی اور عرض کیا مجھے افضل اعمال کی تلقین فرمائیے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے عقبہ! جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اس کو دے اور جو شخص تجھ پر ظلم کرے تو اس سے منہ پھیر لے۔ (مسند احمد) کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۲)

۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی باوضو سو دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھے ، نماز کے وضو کی طرح وضو ہو اور فاتحہ الکتاب سے شروع کرے ، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس بدیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجے بلند کرتے ہیں اور اس کے لیے دس محل جنت میں تعمیر کرتے ہیں اور اس کے لیے اس دن میں عمل اٹھائے جاتے ہیں تمام بنی آدم کے اعمال کے مطابق۔ اور گویا اس نے تنتیس دفعہ قرآن پڑھا اور وہ شرک سے مبرّا ہوا۔ اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کے لیے عرش کے ارد گرد باریک آواز ہے جو پڑھنے والے کا ذکر کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسکی طرف نظر کرتے ہیں

اور جب اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کریں گے تو اسے کبھی عذاب نہیں دیں گے۔

(کنز العمال ، کتاب العمل بالسنۃ ، جلد اول صفحہ ۸۸۲)

و۔ حضرت ابان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قل ہو اللہ احد ایک بار پڑھے، اسے برکت ہوگی اور دو دفعہ پڑھے تو اس پر اور اس کے اہل پر برکت ہوگی اور اگر تین دفعہ پڑھے تو برکت ہوگی اس پر اور اس کے اہل پر اور اس کے پڑوسیوں پر اور اگر بارہ دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں بارہ محل تعمیر کریں گے اور محافظ فرشتے کہتے ہیں آؤ ہم اپنے بھائی کے محل دیکھیں اور اگر سَو دفعہ پڑھے تو اس کے پچیس سال کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں ماسوائے خونِ ناحق اور بیگانہ مال کے۔

اور اگر اسے تین سو مرتبہ پڑھے تو اس کے لیے چار سو ایسے شہید کا ثواب لکھا جاتا ہے، جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹی گئی ہوں اور خون بہایا گیا ہو۔ اور اگر ہزار دفعہ پڑھے تو جب تک جنّت میں اپنا مکان دیکھ نہ لے گا یا اسے دکھایا نہ جائیگا اسے موت نہیں آئے گی۔

(کنز العمال/کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۳/۸۸۲)

و۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد قُل ہو اللہ احد کو دس مرتبہ پڑھا اللہ سبحانہٗ اسے اپنی رضا و بخشش سے نوازے گا۔

(کنز العمال/کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۸۸۳)

و۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے

قل ہو اللہ احد کو گھر میں داخل ہونے سے پہلے پڑھا تو اس گھر اور پڑوسیوں کی غربت کا ازالہ ہو جائے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۸۸)

و۔ حضرت ابی بن کعب اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد قل ہو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پر رکھی گئی ہے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۸۸)

و۔ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس بیماری میں، جسمیں فوت ہوا، قل ہو اللہ احد پڑھے وہ قبر میں فتنہ میں نہیں ڈالا جائیگا اور قبر کی تنگی سے محفوظ رہے گا اور فرشتے قیامت کے دن ہتھیلیوں

پر اٹھا کر پل صراط سے گزار کر جنّت میں داخل کر دیں گے

(مجمع الزوائد منبع الفوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۳)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی قل ھو اللہ احد پڑھے فجر کی نماز کے بعد بارہ دفعہ گویا اس نے قرآن کو چار دفعہ پڑھا اور وہ سب زمین والوں سے افضل ہو گا جب وہ پرہیزگاری اختیار کرے

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۴)

و۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی (قل ھو اللہ احد) ہر روز پچاس مرتبہ پڑھے، اسے قیامت کے دن قبر سے ندا دی جائیگی اے اللہ کی تعریف کرنے والے اُٹھ، تو جنّت میں داخل کیا جائیگا۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۴)

۹ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لیے نسبت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت قل ہو اللہ احد ہے۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۴)

سُورۃ الفلق اور سورۃ الناس

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، عجیب آیات ہیں جو نازل کی گئی ہیں آج کی رات، ان کی مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں اور وہ قُل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۵)

۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔ اے جابرؓ! میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا پڑھوں؟ فرمایا پڑھو قل اعوذ برب الفلق اور قُل اعوذ برب الناس۔ تو میں نے انہیں پڑھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان جیسی تم نے کوئی آیت نہیں پڑھی۔

(موارد الظمان / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۵)

۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابیں پڑھ لیتا ہے

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۵)

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے عقبہ! کچھ تو پڑھو۔ میں نے عرض کیا، کیا پڑھوں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم تھوڑا سا بول کر خاموش ہو گئے پھر دوبارہ ارشاد فرمایا اے عقبہ! کچھ تو پڑھو۔ مَیں نے عرض کیا حُضور کیا پڑھوں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سورۃ فلق کی تلاوت کرو۔ پس میں نے حسبُ الحکم اسے آخر تک پڑھا تو حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم فرمانے لگے کسی سائل نے اسکی مثل سوال نہیں کیا اور کسی پناہ چاہنے والے نے اس جیسی پناہ نہیں چاہی۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶ / ۸۸۵)

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر دو

ایسی سورتیں نازل کی گئی ہیں کہ اسکی مثل کوئی سورت
نازل نہیں کی گئی اور تو کوئی ایسی دو سورتیں نہیں پڑھے
گا جو اللہ کے نزدیک ان دو سورتوں سے زیادہ محبوب
پسند ہوں۔ وہ دو سورتیں ہیں معوّذتین (سورۃ الفلق
اور سورۃ الناس)

(تفسیر الکشاف / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۶)

و۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دو سورتوں
کو کثرت سے پڑھا کرو، اللہ تعالیٰ ان دونوں کے
ساتھ تمہیں آخرت میں پہنچائیں۔ وہ قبر کو روشن
کرتی ہیں اور شیطان کو بھگاتی ہیں اور نیکیوں اور درجوں
میں اضافہ کرتی ہیں اور میزان کو بھاری۔ اور اپنے قاری
کو جنّت کی رہنمائی کرتی ہیں۔ وہ معوّذتین ہیں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۶)

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خچر تحفہ آیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے۔ حضرت عقبہ لگام تھامے آگے جا رہے تھے تو اس وقت آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا پڑھ۔ عقبہ نے عرض کی: کیا پڑھوں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھ قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔ دو تین دفعہ دہرایا حتیٰ کہ عقبہ نے سورۃ فلق پڑھ لی (یعنی یاد کر لی) لیکن (بقول عقبہؓ) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ میں اس سورت سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس سورت کو تھوڑی سمجھتا ہے لیکن اگر تو نماز میں یہ سورت پڑھے تو اس جیسی اور کوئی سورت نہیں۔ (مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۶)

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سُنا جب کہ آپ سواری پر تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدموں کی پُشت پر رکھا اور عرض کیا مجھے کچھ آیات سورۃ ہُود کی اور کچھ آیات سورۃ یوسف کی پڑھائیں تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے عقبہ بن عامر! تُو نے کوئی سورۃ نہیں پڑھی جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو اس سورۃ (قل اعوذ برب الفلق کے پڑھنے) سے اگر یہ کر سکو کہ کسی نماز میں یہ نہ چھوٹے تو ایسا کر۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۶/۷)

۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو جادو کر دیا اور اس پر گیارہ گرہیں لگائیں پھر ان کو ایک کنوئیں میں دبا دیا۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم بیمار ہو گئے اور یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں اور جبریل علیہ السّلام نے جادُو کی جگہ دکھائی۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ کنوئیں سے گرہوں والا دھاگہ نکال لائے آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ہر گرہ پر ایک ایک آیت کا دَم کیا اور گرہ کھولتے گئے اور آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کو آرام آگیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم پر چھ ماہ تک اثر رہا۔ تین دن سخت تکلیف ہوئی تو یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔

(المظہری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۸۷)

۹۔ حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبیٔ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک دفعہ نماز میں سورۃ قل اعوذ برب الفلق پڑھی۔ پھر آپ صلے اللہ

علیہ وسلّم نے فرمایا اے ابنِ عبسہ، تُو جانتا ہے کہ فلق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ؐ اس کو خوب جانتے ہیں۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ دوزخ میں ایک کنواں ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا قل اعوذ برب الفلق پڑھا کر۔ یہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے، جب وہ کھولا جائے گا تو دوزخ بھڑکائی جائیگی۔

(فتح القدیر / کتاب العل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۸۸۷)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان "قل اعوذ برب الفلق" کے متعلق سوال کیا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

وہ دوزخ میں ایک قید خانہ ہے جس میں سرکش اور متکبّر محبوس کیے جائیں گے، دوزخ بھی اس سے پناہ مانگتی ہے۔

(فتح القدیر/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۸۷)

دُعَاءِ خَتمِ القُرآنِ الکَرِیم

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَۃً ط اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَ اَطْرَافَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

(ترجمہ اگلے صفحہ پہ ملاحظہ فرمائیں)

اے اللہ، رحم کر مجھ پر قرآن کے ساتھ اور

اسکو میرے واسطے امام اور نور اور ہدایت اور

رحمت بنا دے۔ اے اللہ! جو کچھ میں

بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد کرا دے اور

جس سے میں ناواقف ہوں، مجھے سکھا

دے اور رات دن مجھے اسکی تلاوت

نصیب کر اور اسکو میرے واسطے دلیل بنا دے

اے جہانوں کے پالنے والے!

اس کو ابو منصور مظفر بن حسین ارجانی نے اپنی کتاب

فضائل القرآن میں اور ابو بکر بن ضحاک نے اپنی شمائل میں

ابو ذر ہروی کی سند سے ابو سلیمان داود بن قیس رض

سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم قرآن

کے ختم ہونے پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللھم ارحمنی ...الخ

(النشر فی قرأت العشر کتاب العلل بابنۃ جلد اول صفحہ ۸۸۸)

بابُ سجُودِ القرآن

(تلاوتِ قرآنِ کریم کے سجدوں کا بیان)

سجدۂ تلاوت سننے والا بھی سجدہ کرے

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آیتِ سجدہ پڑھتے، ہم آپ کے پاس موجود ہوتے، آپ صلے اللہ علیہ وسلّم بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور اتنا اِزدحام ہوجاتا کہ ہم میں سے بعض سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے۔

(مُسلم / بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۵)

و۔ حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (جب) جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم وہ سُورتیں پڑھتے جن میں سجدہ

ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم لوگ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ کوئی ہم میں سے اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تھا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۰۷)

اللہ نے سجدۂ تلاوت واجب نہیں کیا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ ربیعہ رضی اللہ عنہ بہتر لوگوں میں تھے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ کی مجلس کا وہ حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا۔ اُنہوں نے جُمعہ کے دن منبر پر سورۃ نحل پڑھی جب سجدہ کی آیت تک پہنچے منبر سے اُترے اور سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے (بھی) سجدہ کیا۔ جب دُوسرا جمعہ آیا تو وہی سُورت پڑھی ۔جب سجدہ کی آیت آئی تو فرمایا : اے لوگو! ہم سجدے کی آیت پڑھکر گزر جاتے

ہیں، جس نے سجدہ کیا درست کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سجدہ نہیں کیا۔

اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا بجز اس کے کہ ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۵/۶)

سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور علق کے سجدے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ میں

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۶)

سُورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کا سجدہ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے میں نے اس سورت میں ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے سجدہ کیا۔ لہذا میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم سے مل جاؤں (مسند احمد کی روایت میں عشاء کی نماز کا ذکر نہیں ہے) (بخاری مسلم رکتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۰۶)

سُورۃ وَالنَّجْمِ کا سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سُورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ مُسلمانوں نے مُشرکوں نے، جِنّوں نے اور آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری رکتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۷)

۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سورۃ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ آپ کے پاس جتنے لوگ تھے، ان سب نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے (اُمیہ بن خلف) نے ایک مُٹھی بھر مٹّی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھ کو یہی کافی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا وہ بُوڑھا کُفر کی حالت میں مرا۔

(بخاری/مسلم/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰۷)

وَالنّجم کا سجدہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے نہ کیا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے سامنے سورۃ وَالنّجم پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

(بخاری مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰۸)

سُورۃ صٓ کا سجدہ

و- حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سورۃ صٓ کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو اس سُورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

و- حضرت عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سُورۃ صٓ میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق کسی نے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ۔ اور ابن عباس رضؓ اس سورۃ میں سجدہ کرتے تھے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۸)

و۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے منبر پر سورۃ صٓ پڑھی۔ جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو منبر سے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اس سُورت کو پڑھا۔ جب آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم سجدہ کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدہ کیلئے تیار ہو گئے۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ سجدہ ایک پیغمبر (داؤد علیہ السّلام) کی توبہ تھی مگر اب تم سجدہ کے لیے تیار ہو گئے تو بہتر۔ آپؐ اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹/۲۰۸)

و۔ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے سجدہ کیا سُورۂ صٓ

میں، اور فرمایا داؤد علیہ السّلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے لیے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے (کہ اللہ جلّ جلالہ، نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی دُعا قبول فرمائی)

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۹)

سُورۃ صٓ کا سجدہ اور خواب کا قصّہ

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ اس میں سُورۃ صٓ لکھ رہے ہیں جب اس کے سجدے پر پہنچے انہوں نے دوات قلم اور ہر چیز کو دیکھا کہ وہ سب سجدے میں جُھک گئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میں نے یہ خواب جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم اس کے بعد سورۃ صٓ میں سجدہ کرتے رہے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۰۹)

سورۂ حج کے سجدے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا سورۂ حج میں فضیلت دو سجدوں کی وجہ سے ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر اس کی تلاوت کے بعد آدمی سجدہ نہ کرے تو ان آیات کو پڑھا ہی نہ جائے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد معتبر نہیں ہیں۔ علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت عمر بن خطاب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورۂ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے حضرت ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ

اور اہلِ کوفہ کے خیال میں صرف ایک ہی سجدہ ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۰/ ۷۰۹)

سُورۃ الم تنزیل کا سجدہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظُہر کی نماز میں، پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا، ہم نے جانا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے الم تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۷۱۰)

سجدہ تلاوت سُننے والا بھی سجدہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے سجدہ کی آیت پڑھی، سب لوگوں نے سجدہ کیا۔ بعض ان میں سے سوار تھے، بعضوں نے زمین پر سجدہ کیا۔ حتٰی کہ سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۰۷)

قرآن میں پندرہ سجدے ہیں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے بتائے۔ ان میں سے تین مفصّل میں (وَالنجم اور اَنْشَقّت اور اِقْرَأ میں) اور دو سجدے سورہ حجّ میں (اور باقی دس سجدے باقی کلام اللہ میں یعنی سورۃ اعراف، رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، فرقان، نمل، الم تنزیل السجدہ، صٓ اور فصلت میں ہیں)

ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ ابو درداءؓ سے مروی ہے وہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے گیارہ سجدے بیان کرتے ہیں مگر وہ اسناد کمزور ہے۔

(سُنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۱/۷۰)

تلاوتِ قرآن کے سجدوں کی تعداد

۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ مَیں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ قرآن کے گیارہ سجدے کیے ہیں، سورۃ نجم کا سجدہ بھی انہی میں سے ہے۔

حضرت علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابنِ مسعود، زید بن ثابت اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷)

❀ ❀

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ گیارہ سجدے کیے ہیں یعنی، اعراف، رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم حج، سلیمان، فرقان، نمل، صٓ، حوامیم کے سجدے۔ ان میں سے کوئی مفصّل میں نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۱۷)

تاکیدی سجدے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ تاکیدی سجدے چار ہیں الم تنزیل سجدہ، حٰم سجدہ، نجم اور اقراء باسم ربک ہیں۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲/۱۱۷)

سجدۂ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہم کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ جب سجدے کی آیت پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ سجدہ کرتے۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۱۷)

سجدۂ تلاوت چلتا پھرتا ہوا کر سکتا ہے

حضرت عطاء بن سائبؒ کا بیان ہے کہ ہم ابو عبدالرحمٰنؒ سلمی کو چلتے پھرتے قرآن سُنایا کرتے تھے اور جب ہم سجدہ (کی آیات) پر آتے تو وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے۔

پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھاتے اور السّلامُ علیکم کہتے اور ہم وعلیکم السّلام کہتے اور ان کا خیال تھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۲/۱)

مفصّل میں سجدہ نہ ہونے کا بیان

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مفصّل میں سجدہ نہیں کیا، جب سے آپ مدینے میں تشریف لائے۔

(سُنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳/۱۲/۱)

صُبح کی نماز کے بعد آیت سجدہ پڑھنے والا کب سجدہ کرے

حضرت ابو تمیمہ ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں

کہ جب ہم رکب کے ساتھ مدینے میں آئے تو میں نمازِ فجر کے بعد وعظ کیا کرتا تھا اور اس وقت سجدۂ تلاوت کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے تین بار مجھے منع کیا۔ میں باز نہ آیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ ان میں سے کسی نے سجدہ نہیں کیا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صفحہ ۱۷۳)

سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھو

و۔ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ٥

ترجمہ :۔ سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے

اس کو پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ بنائے، اپنی طاقت اور اپنی قوت سے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوتِ قرآن کے سجدوں میں رات کو یہ کہا کرتے تھے سجد وجہی للذی خلقہ'..... الخ

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنہ جلد اول صفحہ ۱۳۷)

و۔ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِی خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہ

ترجمہ: سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے اس کو پیدا کیا اور کان اور آنکھ کو بنایا اپنی طاقت اور

اپنی قوت سے پس اللہ تعالیٰ بابرکت ہے، اچھا پیدا کرنے والا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے سجدہ میں کہا کرتے تھے۔ سجد وجھی للذی...... الخ

یہ حدیث شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے مگر ان دونوں نے اسے روایت نہیں کیا۔

(المستدرک للحاکم رکتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۲۰)

و- اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ ○

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو اس کے بدلے میرے لیے اجر

ثواب لکھ دے اور (اس کے سبب سے) مجھ سے گناہوں کا بوجھ دُور کر دے اور اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اسکو مجھ سے قبول کر لے جس طرح تُو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن محمد بن عبید اللہ بن ابو یزید کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن جریج نے کہا۔ اے حسن! مجھے (تمہارے دادا) عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بتایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور میں نے جب سجدہ کیا تو اس نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے سُنا کہ وہ درخت کہتا ہے

اللھم اکتب لی .... الخ

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھ سے کہا کہ تمہارے دادا نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید فرمایا کہ پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ تب میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسی دُعا کے مطابق پڑھتے ہوئے سُنا جس کا تذکرہ اس شخص نے درخت کے پڑھنے کے حوالے سے کیا تھا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵ / ۱۴۷)

۹- اَللّٰھُمَّ احْطُطْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاکْتُبْ لِیْ بِھَا اَجْرًا وَّ اجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا ۵

ترجمہ :- اے اللہ ! اس کے ذریعے میرا بوجھ اُتار دے

اور میرے لیے اس کے ذریعے ثواب لکھ دے اور اسے

میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنالے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک روز میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم!

مَیں نے سوتے ہوئے اس طرح خواب دیکھا جس طرح لوگ

دیکھا کرتے ہیں (میں نے دیکھا) کہ میں ایک درخت کی

جڑ کے پاس نماز پڑھ رہا ہوں اور میں نے سجدہ کی آیت

پڑھی اور سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے

بعد مَیں نے سُنا کہ درخت سے یہ آواز آ رہی تھی اللّٰھم

احطط عنی .... الخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مَیں نے

دیکھا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے آیتِ سجدہ

پڑھ کر سجدہ کیا اور میں نے آپؐ کو سجدہ میں وہی دُعا پڑھتے سنا جس کا ذکر درخت کے پڑھنے کے حوالے سے اُس شخص نے کیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۷)

يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ۝ ثلث مرات

اے اللہ! میری مغفرت فرما (۳ بار)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے موقوفاً روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی پیشانی اللہ کے لیے سجدہ میں رکھ کر یہ نہ کہا یارب اغفرلی (تین بار) مگر سر اُٹھاتے ہی اس کی مغفرت ہوگئی۔

(حصن حصین / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۷)

رمضان المبارک

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جو بڑا بابرکت مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینے کے روزے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کی عبادت نفل قرار دی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی سے اللہ تعالیٰ کی قربت تلاش کرے یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نفل عبادت کرے اُسے اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ رمضان المبارک کے سوا دوسرے مہینوں میں فرض کا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرے، اُسے اس کا اتنا

ثواب ملتا ہے جتنا کہ رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستّر فرض ادا کرنے کا۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا صِلہ جنّت ہے۔اور یہ غمخواری کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رِزق بڑھا دیا جاتا ہے۔جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو یہ (عمل) اس کے لیے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ۔ اور اُسے روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ہم نے پُوچھا یارسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہم سب کے پاس اِتنا سامان نہیں ہے کہ ہم اس سے روزہ داروں کے روزے افطار کرائیں۔آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ یہ ثواب اُس شخص کو بھی عطا فرما دیتا ہے، جو

لسّی کے ایک گھونٹ، ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرائے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اُسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کریں گے کہ پھر کبھی اسکو پیاس نہ لگے گی یہانتک کہ وہ جنت میں جائے اور یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کی ابتدا میں رحمت ہے، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات۔ اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام (روزہ دار) سے کم کام لے اور اس کے کام میں تخفیف کردے، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور اُسے دوزخ سے نجات دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد پنجم صفحہ ۴۹)

اِعتکاف کی فضیلت

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی ایمان اور ثواب سمجھتے ہوئے اِعتکاف کرے، اُسکے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(کنز العمال/کتاب العمل بالسنۃ جلد پنجم صفحہ ۸۸/۸۷)

لیلۃُ القدر میں عبادت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص ایماندار ہو کر بغرضِ ثواب رمضان کے روزے رکھے، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شخص شبِ قدر میں اِیمان کے ساتھ ثواب کی نیّت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (صحیح بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد پنجم صفحہ ۱۶۵)

روزہ افطار کرتے وقت پڑھو

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۝

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا

(عن معاذ بن زہرہ رضہ۔ سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد پنجم صفحہ ۱۲۲)

جب لوگوں کے پاس افطار کرو تو میزبان کو دُعا دو

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ

افطار کریں روزہ دار تمہارے پاس اور کھائیں تمہارا کھانا

الْاَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۝

نیک لوگ اور نازل ہوں تمہارے پاس فرشتے

(عن انس بن مالک۔ سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد پنجم صفحہ ۱۲۶)

دُعائے لَیلۃُ القدر

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ طہ

اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ سے درگزر فرما

(عن عائشہ رضہ: جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد سوم صفحہ ۶۴)

طہ: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یہ دعا کثرت سے پڑھیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آمین

اِمروز سعید و مسعود و مُبارک شنبه ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ

بمُطابق ۵ مارچ ۱۹۹۴ سنہ عیسوی

ابو انیس محمّد برکت علی، لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ و المتوکّل علے اللہِ العظیم،
المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر-ب (دسُوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان
فون نمبر: ۶۷۹۹۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

قُل

عشقِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مذہبی وحبہ ملتی

وطاعتہ منزلی !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ یاحیُّ یاقیّوم

اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارِک علیٰ سیدنا ومولٰنا وحبیبنا محمّدٍ النبیّ الاُمّی
وعلیٰ اٰلہٖ واَصحابہٖ وعترتہٖ بعددِ کلِّ معلومٍ لّک وبعددِ خلقِک ورِضیٰ نفسِک
وزِنۃِ عرشِک ومدادِ کلماتِک اَستغفِرُاللہ الّذی لآ اِلٰہ اِلّا ھو الحیُّ القیّوم واَتوبُ اِلیہ
یاحیُّ یاقیّوم

مکشوفاتِ

منازلِ اِحسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت

دارُالاِحسان

ابوانیس محمّد برکتؒ علی لودھیانوی،

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دارُالاحسان فیصل آباد
پاکستان